من سن فی الاسلام سنۃ حسنۃ فلہ اجرہا واجر من عمل بہا

الحمد للہ القیوم القدیر کہ رسالہ لاجواب بے نظیر در ردِّ تہمت و باطل شریر یعنی رسالہ مولوی محمد حسین فقیر مسمّی بہ

تنبیہ فقیر مولد بشیر و نذیر

رد رسالہ قہر خبیر فقیر

محرر مداح حضرت بشیر و نذیر سلالہ خاندان شبیر و شبیر حضرت مولانا سید علی حسین صاحب المتخلص بانصر حضرہ اللہ القادر الصمد

مطبع حسینی پٹنہ میں منشی عبداللہ خاں کی اہتمام سے چھپی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بعد حمد خدا و نعت رسول
سنو ای مومنو بسمع قبول

دیکھو اس تیرھوین صدی کی طور
طور لوگو نکی ہو گئے بی طور

خلق نی اک نیا نکالا ڈھنگ
آخری دور خوب لایا رنگ

کوئی کہتا ہے منکر و تقلید
تمکو کافی ہی بس کتاب مجید

علم کم تہا امام اعظم کو
ھان مگر علم ہی بڑا ہم کو

جانتی ہم ہین جو حدیث نبی
اونکو پہونچی نہ وہ حدیث قوی

اونکی تقلید نا مناسب ہے
جو کہین ہم وہ سنت و واجب ہی

اکوئی کہتا ہی ظالین کو پڑہو
گر پڑہین ضالین نماز نہو

کوئی کہتا ہی یہہ کہ وتر ہی ایک
یعنی نہین پڑہتے ایک ہی نیک

اور تراویح آٹھ مین سنت
ہی یہہ تخصیص بیس کی بدعت

کی اونہون نی ہر ایک شی بدعت
یہہ بھی بدعت ہی وہ بھی ہی بدعت

منہ پہ کچھ ایسی چڑہ گئی بدعت
کی اونہون نی نئی دھڑی بدعت

داؤ پیچ اب نئی نکالے ہین
کیا ہی لوگو نپہ جال ڈالی ہین

کہتی لا مذہبی کو ہین سنت
ہو گئی ہین یہہ لوگ احمق سخت
بی سیڑہی فوج کی نہین توقیر
چڑہنا چاہیے جو بالاخانی پر ؎
بالاخانہ ہی انبیا کا کلام ؎
گر نہ ہمکو امام سمجہاتی
اور ایک طرفہ ماجرا دیکہو
ہضم کر جائین سب حلال و حرام
حُبّ دنیا مین خوب ہون مصروف
باتین بیٹہی ہوئے بناینگے
ایک مولد شریف بدعت ہو
وغیرہ کہنا اونہین کو زیبا ہی
جانتی جو ہین سب فروع و اصول
جانتی ہون تصوف اور اخلاق
صرف اور نحو مین بہی کامل ہون
اصطلاح و لغت بہی جانتی ہون
جانتی ہون حدیث اور تفسیر
علم دانش مین ایسی ہون کامل
بغض ہو دلمین اور نہ کینہ ہو
جو کہ ہون ان صفات سی موصوف
ان دقایق سی ہو نہین جو آگاہ

اتباع امام کو بدعت
نہین اتنا سمجہتی یہہ کم بخت
خوار ہوتی ہین جو کہین بی پیر
زینہ جبتک نہو چڑہی کیونکر
اوسکا زینہ ہتا ہی قول امام
مدعا کب نبی کا ہم پاتے
یہہ عجائب معاملہ دیکہو ؎
ایک مولد شریف مین ہو کلام ؎
بزم میلاد سی نہون مالوف
بزم مولد مین بچ نہ سکینگے ؎
سب روا کذب و زور و غیبت ہو
علم مین جنکا بول بالا ہے
کہولتی ہین دقایق معقول ؎
ہون عقاید مین مقتدائے آفاق
اور بلاغت مین خوب فاضل ہون
اولیای سلف کو مانتی ہون ؎
فقہ کی خوب کرتی ہون تقریر
رد کرین سب مذاہب باطل
مثل آئینہ صاف سینہ ہو
اونکو زیبا ہے امر بالمعروف
ہین وہی نائب رسول اللہ

مال سی جان و دل سی ہر صورت
اون کو زیبا ہی جبہ اور دستار بھی

لیکن اب ایسا دور آیا ہے
ہر کوئی اپنی وقت کا ہی امام

سیکھ کر ایک لفظ قال رسول
پھرتی ہین سیم و زر کمانی کو

بولو یہہ وعظ ہے کہان سنت
علم سی کچھ خبر نہین اصلا

جبہ منبر پہ اک پہن بیٹھے
جبہ قلہ کو اونکی دیکھہ عوام

کوئی کیا جانی یہہ کہ ہین یہہ کون
کوئی سیرت کو اونکی کیا جانی

رانکی دم مین نہ آئیو لوگو تم
وعظ ہی کار صاحب القان

ہی تماشا کہ ایک بنت کا فقیر
بزم مولد کا ہی وہ منکر صاف

کرتا میلاد کا ہی وہ انکار
یہہ کلام اور دیکھو اوسکا مونہہ

کہتی بسم اللہ پڑھکے ایک لاحول
بعض رکھتے ہین نظم سی رغبت

اسلئے ہمکو یہہ ہوا منظور بھی

اونکی کرتی رہو سدا خدمت
وعظ منبر پہ ہی اونہی کا کام

جہل لوگونکی دلپہ چہایا ہے
اپنی بڑھا تکنی سی ہی بس کام ہے

نبی عالم اگرچہ ہین مجہول بھی
واعظ کہتی ہین اس بہائی کو

مال و دنیا کی جسمین ہو نیت
پڑہ کی دو حرف بنگئی مُلّا

مولوی صاحب آپ بن بیٹھے
کرتی ہین ہر طرف سی جہک کے سلام

تین ہین یا کہ ڈیڑہ ہین یا پون
جو محقق ہی وہ ہی پہچانے ہے

مت فریب انکا کہائیو لوگو تم
نیم مُلّا ہی خطرۂ ایمان بھی

ہوگیا سینو نکا دامن گیر بھی
مونہہ سی بکتا ہی سخت لاف و گزاف

گیارہوین مین بہی سخت ہی تکرار
ہی بڑی بات اور چہوٹا مونہہ

رد کرینگی ہم اوسکا باطل قول
بعض پاتی ہین نثر مین لذت

کچھ ہو منظوم اور کچھ منثور بھی

فقیر گو یاد اللہ

میان فقیر صاحب ادھر آئی تشریف لائی جناب عالی معلوم نہین آپ کس خانوادہ کی فقیر ہین شاید
سلسلہ شیخ نجد مین آپ بیعت پذیر ہین کیونکہ آپ کی دو رسالہ حربہ فقیر و قہر سپہر دیکہنی مین
آئی دونون مین نجدیونکی عقاید پائی نہ اونمین کچہہ عالمانہ تقریر ہی نہ منشیانہ تحریر نہ شعر کا مزا
نہ زبانکی شیرینی نہ ترکیب الفاظ کا حسن نہ بیان کی نمکینی نہ تہذیب وعظ کا ڈہنگ نہ کچہہ شاعریت کا
رنگ کتابونکی نام آپنی ایسی بیجوڑ رکہی ہین جیسی اون کتابونکی قدر بیجہہ دنام سننی کی دل سی
جاتی ہی سے کہل گیا اونکا جو نوشتہ تہا۔ دوسری شکل خامہ بر کو دیکہہ۔ ایک رسالہ جو ورقہ
مذمت میلاد شریف اور گیارہوین مین لکہا ہی جو مطبع فاروقی دہلی مین چہپا ہی اوسکا نام حربہ فقیر
رکہا ہی یہہ نام کیسا بی ترکیب و ناموزون ہی بہلا فقیر سی حربہ کو کیا مناسبت تخلص اپنا فقیر کیا ہی تو
واسطی اظہار کسر نفسی اور عاجزی کی کیا ہی یعنی فقیر خستہ دل کا یہہ حال ہوتا ہی کہ کسیکی دروازہ پر گیا
اگر بہیک ملگئی دعای خیر کہی اور خوشحال ہوا اور جو کسی شخص نی دور دیک تبلای تو دبی پانوں اولٹا چلدیا
بہلا فقیرونکو حربہ سی کہا نسبت حربہ کا نام لیکر فقیری کو سخت دہبا لگایا اور کسر نفسی اور فروتنی کا مضمون
جو لفظ فقیر سی مقصود تہا بالکل مٹایا اب تو یہہ فقیر نام رکہنا الٹا ہوگیا جیسی مثل ہی بلی کو لوگ
گربہ مسکین کہتی ہین کہ ظاہری شکل مین تو مسکین اور داؤ گہات مین بڑی دانت اور پنجہ مارنیوالی
خشمگین ہوتی ہی یہہ عادت اور سیرت اوس نام پر ہرگز نہین پہبتی الحاصل جب اس کتابکا
جواب شیخ محمد اسمعیل مہر ساکن آرہ ضلع شاہ آباد نی لکہا تو اسکا نام اونہون نی **جلال مہر**
منیر رکہا اب خیال فرمائی کہ اوسنی نام رسالہ مین لفظ جلال اور منیر مین اپنی تخلص سی کہ جو مہر
ہی کسقدر مناسبت رکہی ہی پہر آپنی اوسکی رسالہ کا جواب لکہا اوسکا نام **قہر سپہر در کسوف مہر**
رکہا یہہ بہی نہایت جہل اور بی معنی رہا کیونکہ آپنی اپنی ذات کو سپہر اور اپنی تیزی کو جو مہر کی
رد کرنی مین واقع ہوئی قہر ٹہرایا ہی اور اوسکی کلام کی بیرونق ہوجانی کو کسوف مہر سی تعبیر کیا
سبحان اللہ مراد آپکی یہہ ہی کہ سپہر نی قہرناک ہوکر مہر کو کسوف دیا یعنی فقیر نی مہر کا کلام

رد کیا چنانچہ آپ اوسکی اشعار پر لفظ مہر سپہر لکھتی ہین اور اپنی اشعار جو اوسکی رد مین لکھتی ہین اوسمین
لفظ مہر سپہر رقم فرماتی ہین سب نکتہ سنج نازک خیال خیال فرماوین کہ مہر تو سپہر کی لئی زینت
اور رونق اور نور افزا ہی گویا سپہر ایک گھر ہی اور مہر اوسمین چراغ روشن ہی خدای تعالی نے
خود مہر یعنی آفتاب کو فرمایا وَجَعَلْنَا سِرَاجًا وَّهَّاجًا بھلا جب سپہر نی قہر کر کی مہر کو کسوف دیا تو یہہ
سمجھو کہ اپنی گھر کا چراغ گل کیا دوسری یہہ بات بھی بی اصل ہی کہ سپہر کے قہر سی مہر کو کسوف ہونہ شرع
سی یہہ بات ثابت ہی نہ قول حکماسے حدیث مین آیا ہی یُخَوِّفُ اللّٰہُ بِہَا عِبَادَہٗ یعنی یہہ تاریکی کسوف
کی ڈالکر اللہ تعالی لوگونکو خوف دلاتا ہی اور بیدار کرتا ہی کہ ڈرین جسطرح اللہ تعالی نی اوس وقت یہہ نور
شمس چہین لیا اسیطرح وہ جو چاہی سو کرے اوسکا جلال غالب ہے سب پر اور دوسری حدیث مین
یہی فرمایا کہ چاند و سورج کسیکی موت و حیات کی واسطے گہن مین نہین آتی بلکہ اللہ تعالی اپنی مخلوق مین
جو چاہی سو کرے یعنی نور و ظلمت وغیرہ سب اوسکی قبضہ مین ہی یہہ تو شریعت کا بیان تہا اب حکمائیونان
کا بیان عقلی سنو وہ کہتی ہین کہ سورج چوتہی آسمان پر ہی اور چاند اول آسمان پر جس وقت سورج راس
یا ذنب مین ہو اوسکی مقابل مین اوسی جگہہ چاند بھی آجاوی تو چاند درمیان ہماری اور سورج کی حائل
ہو جاتا ہی جس قدر جرم چاند کا مقابل سورج کی آجاتا ہی اوسیقدر رہسی سورج تیرہ اور سیاہ نظر آتا ہی یہہ
علم ہیئت مین مصرح ہی غرضیکہ شرعًا و عقلًا کسیطرح یہہ ثابت نہین کہ قہر آسمان گہنتا ہی آفتاب کے منکشف کرنی مین
یہہ تو قباحتین خود نام رکھنی مین کتاب کی پائی گئین اب بندشی الفاظ اور صناعت شعری مین اعتراض
کہانتک کیجئے طومار طویل ہی قطعہ نہین سدہ نام بھی رکھنی کی جسکو ڈ امیر اوس سی کرین [illegible]
گفتگو کیا ڈ کلام اوسکا اوسیکو رد کرتی ہی ڈ کرین ہم اوسکی رد کی جستجو کیا ڈ لیکن جو باتین خلاف تہذیب
اور خلاف شرع بہری ہوئی ہین اون مین سی بعض امور پر بندہ **علی حسین** متخلص بہ **امیر** مداح شبیر
بطور چند تنبیہات لکھتا ہی از رہ نیت خیر خواہی و اصلاح حال آپکو تنبیہہ کرتا ہی میری اس رسالہ مین جو فقرہ
آپکا اوسکا اوسکو صدای فقیر اور اپنی قول کو جواب امیر اور شیخ محمد اسمعیل مہر کی رسالہ جلال مہر منیر کو
کہین قول کیا جاوے گا اوسکو لفظ مہر منیر سی بندہ تعبیر کریگا اور اسطور اس تحریر سی آپکی تہذیب اور اصلاح [illegible]

سارئ ناظرین کے لئے خیر وفلاح ہی۔ فیا اخی خذ ما اتیتک وکن من الشاکرین جب فقیر گلدستہ اور بخور عود وغیرہ مجلس منیف میلاد شریف مین نذرانہ لایا تو ہم کو بھی مضمون ہل جزاء الاحسان الا الاحسان پیش کرنا ہدایا اور سو غاتکا ضرور ہوا ہدیہ اولین گیارہوین شریف کا تبرک فقیر کو چکھانا لا یعنی یہہ تنبیہہ کہ گیارہوین کی مذمت نکیا کرے۔

یہہ جو ہی اعتراض معترضین ۔۔۔ منع ہی گیارہوین کے یہہ تعین

ہم سی سُن العزیز طالب مین ۔۔۔ گیارہوین کے ہے اسلی تعیین

غوث اعظم سےتھے گیارہوین کرتی ۔۔۔ ازلی شاہ مرسلین کرتے

یہہ عمل اُنکا جب ہوا مقبول ۔۔۔ یہہ صلہ مین ہوئے فلاح وصول

تھی کی گیارہوین پیمبر کی ۔۔۔ خاص اوس دو جہان سرور کی

گیارہوین اب تمہاری ہوگی مدام ۔۔۔ خلق مین ہو تمہاری شہرت عام

سات سو سی زیادہ سال ہوی ۔۔۔ حضرت غوث کا وصال ہوئی

جب سی اب تک ہی گیارہوین جاری ۔۔۔ کر کے باقی ہین رحمت بارے

گیارہوین اونکی جب ہوئی مقبول ۔۔۔ وہ ہی تاریخ ہو گئے معمول

نہین کہتی یہہ گیارہوین والی ۔۔۔ تحفہ پہونچی تو آج ہے پہونچی

کل جو دونگا تو کچھ نہوگا ثواب ۔۔۔ جائیگی اپنی چیز مفت خراب

اس عقیدہ مین ہی کرامت خلاف ۔۔۔ یہہ عقیدہ ہے اہل دین کی خلاف

بلکہ یہہ اعتقاد ہے سب کا ۔۔۔ تحفہ جب بیجے بینگے پہونچیگا تو

گیارہوین مین مفاد دوسرا ہے ۔۔۔ یہہ عمل خاص غوث پاک کا ہی

اور دن ہو نہ اتباع حصول ۔۔۔ گرچہ ہو جیائی کا ثواب وصول

گیارہوین مین دونون فتح الباب ۔۔۔ عمل غوث وہم وصول ثواب

ہے مشائخ کا یہہ مجرب خاص ۔۔۔ فاتحہ کرنا گیارہوین شب خاص

ہے فتوح و فلاح کا باعث ۔ اور خیر و صلاح کا باعث ہے

یہہ عقیدہ ہے اہل سنت کا ۔ گر کوئی زندہ دل کرم والا

مغفرت مانگی ازپئی اموات ۔ یا کہ اونکی طرف سے دی خیرات

بیشک اونکو مفاد ہوتا ہی ۔ قلب میت کا شاد ہوتا ہی

کیا مزہ سے کے یہہ ایک حکایت ہی ۔ خاص طبرانی سے روایت ہے

مردہ کی گر طرف سے اوسکا عزیز ۔ خاص للہ دیتا ہے کچھ چیز

اوسکو جبرئیل لیکے جاتا ہی ۔ قبر پر جا کے یون سُناتا ہے

تحفہ بہیجا ہے یہہ فلان نی تجھے ۔ تیری اوس دوست مہربان نی تجھی

لے یہہ تحفہ قبول اسکو کر ۔ لیتا میت ہے شاد ہو ہو کر

ہے یہہ وارد حدیث مین مضمون ۔ اب سنو ہم سے ماہو المکنون

گیارہوین والونکی غرض یہہ ہے ۔ فاتحہ پڑھکی دین جو کوئی شئ

غوث اعظم کو پہونچی اسکا ثواب ۔ شاد ہون وہ جناب فیض مآب

تحفہ جب بار بار پہونچی گا ۔ ہوگا دونونمین رابطہ پیدا

رابطہ رکہنا اہل عرفان سے ۔ صاف ثابت ہوا ہے قران سی

اور حدیث صحیح مین آیا ہی ۔ سید المرسلین نی فرمایا ہی

المرء مع من احب

جسکو الفت ہے یہان کسیکی ساتھہ ۔ ہوگا محشر مین وہ اوسیکی ساتھہ

پس محبتین غوث عالیجاہ ۔ ہونگی محشر مین آپ کی ہمراہ

گیارہوین والی ہونگی آپکی ساتھہ ۔ اور منکر رہینگے ملتے ہاتھہ

حرپہ دوم فاتحہ شہیدی رحمۃ اللہ علیہ کا عادی بید و جسمین خوشبو کی مہک و جسیح موجود ہون فقیر و کہلانا یعنی تہ یہہ کہ شہیدی کو بلکہ کسی مومن کو مشرک نہ کہی اور اعتراض کی سبھی بوجہی عمری

حمد ای فقیہ در جریہ فقیر

طواف روضۂ احمد کی جسکی دلمین حسرت ہے ۔ تو مشرک ہی جو طایف ہی نبی کی پاک مرقد کا

معاذ اللہ کب خوش ہین رسول اللہ مشرک سے ۔ عبادت ہی طواف اور خاصہ ہی خاص معبد کا

جواب امیر

تنبیہہ کتب حنفیہ مین ائمہ اعلام اور علمائی دین عظام مرقوم فرماتی ہین کہ اگر کسی مسئلہ مین چند وجوہ موجب کفر ہون اور ایک وجہ مانع کفر ہو بس مفتی پر واجب ہی کہ اوسکی کفر پر فتوی ندی اب آپ ملاحظہ فرمایئی کہ جسقدر علمائی حقانی کو تصحیح ایمان مومنین مین اہتمام ہی اوسیقدر آپکو سلب ایمان اور تکفیر اہل ایقان مین کوشش و اقتحام ہی مضمون طواف سی آپ کیونکر زبردستی مشرک ٹھیراتی ہین طواف کی دو معنی ہین ایک اصطلاحی یعنی خاص خانہ کعبہ کی گرداگرد حلقہ باندہ کر بہ نیت عبادت چکر لگانا دوسری معنی لغوی یعنی ایک شی کی گرد ادہر اودہر پہرنا مین کہتا ہون طواف بمعنی اخیر بولنا جایز لاریب ہے خاص اللہ جل شانہ بہ نسبت مومنین فرماتا ہی طوافون علیکم بعضکم علی بعض یعنی طواف کرنیوالی اور پہرنی والی ہین بعض تمہاری اوپر بعض کی پہر اگر مطلق طواف کے لفظ کہنی سی آپکی نزدیک شرک ثابت ہوتا ہی تو جو جماعۂ مومنین اس ایت کریمہ کی مخاطبین ہین آپ اونکی حق مین کیا فرمائنگی اور طرفہ ماجرا ہی کہ چوہی اور بلی کی بہ نسبت بہی لفظ طواف احادیث مین آیا ہی آپنی بلی کی حق مین فرمایا ہی اِنّہا مِنَ الطَّوافِینَ علیکم والطَّوافَاتِ یعنی بلی ہی طواف کرنیوالون اور طواف کرنیوالیون سی تمہیر روایت کی یہہ اصحاب سنن اربعہ وغیرہ نی اور کہا ترمذی نی یہہ حدیث حسن ہی اور صحیح ہی پس قران و حدیث سی طواف کا بولنا بمعنی مطلق پہرنیکی مفہوم ہوا اور اوسکی قائل کا کافر نہونا صاف ظاہر معلوم ہوا کرامت علی شہید ہی جسکا کلام یہہ ہی مصرع ہوئی ہی ہمت عالی مہری معراج کی طالب ۔ نہ میسر ہو طواف ای کاش مجکو تیری مرقد کا آپ اوسکو بہی مشرک بناتی ہین کفر کا فتوی لگاتی ہین اگرچہ وہ ابتدا مین کیسا ہی شخص تہا لیکن انجام کار خاتمہ اوسکا بالخیر ہوا توفیق [illegible] ہوئی مکہ معظمہ جاکر حج بیت اللہ ادا کیا پہر روضۂ منورہ جناب خیر البشر کے زیارت کی

واسطی سرزمین مدینہ کی طرف روانہ ہوا اتفاقاً اثنای راہ مین تپ محرقہ عارض ہوئی اور شدت عوارض سے گمان مرگ غالب ہوا سنا گیا کہ غلبہ حرارت سی بیہوش نتہا لیکن ہردم چونک پڑتا اور ہمراہیون سے روضہ مبارک کی مدنظر ہونیکا سوال کرتا تہا ناگاہ رفیق راہ نی روضہ مقدس کا پیش نگاہ ہونا بیان کیا اس مخلص بیروفی بکمال شوق سی آنکہہ اوٹہا کر دیکہا اور جان سوختہ عشق کو اوس خاک پاک کی محبت مین نثار کیا دیکہو اس شخص کا کیا اچہا خاتمہ ہوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتی ہین جس شخص سی ہو سکے مدینہ مین مرنا پس چاہئی کہ وہان مری اسلئی کہ مین شفاعت کرونگا اوسکی جو مدینہ مین مری روایت کی یہہ احمد اور ترمذی نی اور کہا ترمذی نی یہہ حدیث حسن ہی اور صحیح ہی پس نجات پانا شہیدیکا صاف متوقع اور ماٴمول ہی اور اس واقعہ سی معلوم ہوا کہ یہہ قصیدہ مقبول ہی اسلئی اوسی قصیدہ مین اپنی تمنا قلبی کو اسطرح کہا ہی ؎ تمنا ہی درختو نپر تیرے روضہ کی جا بیٹہی ٭ قفس ٹوٹے طایر روح مقید کا ٭ علاوہ برین یہہ الفاظ یعنی گرد پہرنا روضہ شریف کی اکابر علماء کی کلام مین موجود ہین ٭ چنانچہ مولانا عبد الرحمن جامی قدس سرہ السامی فرماتی ہین ؎ بگرد روضات گشتیم گستاخ ٭ دلم چون پنجرہ سوراخ سوراخ ٭ پس طواف سی بہی جذبہ شوق مین ادہر اودہر پہرنا مراد ہی چنانچہ یہہ کیفیت زیارت روضہ طیب سی مستفاد ہی کہ ایکطرف کہڑی ہوکر زایرین سلام پڑہتے ہین پہر چند قدم اوٹہا کر دوسری مقام پر قیام کرتے ہین اسیطرح درود و سلام و دعا پڑہتی ہوئی روضہ شریف کے آس پاس پہرتی ہین حاشا للہ یہہ لوگ مومن کامل ہین مشرک و کافر نہین بلکہ مین اندیشہ کرتا ہون جو شخص انکو مشرک بناوی وہ خود مشرک ہوجائی اسواسطی کہ رسول کریم علیہ الصلوۃ والسلام نی فرمایا ہی کہ جو شخص کسیکو فاسق یا کافر کہی اور وہ اس لایق نہو تو یہہ فسق اور کفر اولٹکر اسی شخص پر آتا ہی روایت کی یہہ حضرت ابو ذر رضی اللہ تعالی عنہ نی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی میان فقیر صاحب دیکہی اس حدیث اور مضمون ماسبق سے صاف معلوم ہوا کہ یہہ مشرک کہنا مومنین کا آپکے اوپر آئیگا اور عرصات قیامت مین آپکو خوب تماشا دکہلائیگا ٭

اشعار

نصیحت یہہ ہی مدح خوان کی یادرکہہ دل مین	مسلمانکو نہ کہنا الفظ مشرک کا نہ مرتد کا

وگرنہ تیر اکہنا مونہہ پہ تیری مارا جائیگا ۔۔ تو ہی ہو جائیگا مصداق اپنی لعنتِ بد کا

بہت یاد ائیگی قید حدید نارمین شوخی ۔۔ ہقید یہان نہین جو شوخ لفظ نیک کا بد کا

تکلم چاہیئی انداز لطف و مہر سے ہونا ۔۔ نہو ہہ داستان الیسی کتافتہائی بعید کا

صدائی فقیر در حریہ فقیر

خدا مونہہ چومنی سی پاک ہے اور کہتی ہین شاعر ۔۔ خدا مونہہ چوم لیتا ہی جو نام آتا ہی محمدؐ کا

جواب اہمیر اجی فقیر صاحب یہہ کیا آپ کی سمجھہ مین آیا طایفہ مومنین سے آپ بدگمان ہین یہ اتباع سنت کہان ہی ہمکو یہہ نصیحت ہی ظنوا المومنین خیرا یعنی گمان لیجاؤ مسلمانو نپر نیک کرامت علی شہیدی نی جو یہہ شعر لکہا ہی ؎ خدا مونہہ چوم لیتا ہی شہید کس محبت سے ۔ زبان پر میری جسدم نام آتا ہی محمدؐ کا ۔ آپنی اسکی معنی وہ سمجہی جو آپنی اپنی شعر مین بیان کئی اور ہماری قلب مین اسکی معنی اور طرح القا ہوئی **مصرعہ** فکر ہر کس بقدر ہمت اوست ۔ ہمکو تصحیح ایمان کا خیال ہی آپ اس خیال سی فارغ البال ہین شعر مذاکی تشریح یہہ ہی کہ اس شعر مین لفظ بمعنی اللہ تعالیٰ نہین بلکہ یہہ لفظ خود آ ہی یعنی خود آکر اور چومتی کا فاعل لفظ مونہہ ہی اور مفعول اسکا محذوف ہی اس قرینہ سی کہ مصرعہ آئندہ مین خود اوسکا بیان ہی وہ لفظ زبان ہی پس معنی ای شہیدی خود مونہہ آکر کس محبت سی زبان کو چومتا ہی جب میری زبان پر نام محمدؐ کا آتا ہی اور قاعدہ ہی کہ جسوقت آدمی کی زبان پر میم محمدؐ کا آویگا اوسیوقت دونون لب بند ہو جاینگے تو یہہ لب نکلنا ہی جانا گویا مونہہ کا خود آکر زبان کو چوم لینا ہے اب دیکہی کلام شہیدی کی معنی کسقدر بلیغ اور صحیح ہین ہان البتہ قلم ناسخین سے یہ قصور ہوا کہ لفظ خدا سی شوشہ واو دور ہوا چاہیئی تہا کہ لکہنی والی اس مقام پر لفظ خدا مع الو او اس شکل پر لکہتے (خود آ) لیکن کیا کیجئی اہل قلم سی اکثر سہو ہو جاتا ہی بہت دندانون اور شوشون کا اثبات و محو ہو جاتا ہی اور شیخ محمد اسمعیل مہر نے کلام شہیدی کی توجیہ دوسری طرح کی ہی اوسنے جلال مہر منیر مین لکہا ہی کہ مونہہ چومنی کی معنی حقیقی جو انسانون مین مروج ہین شہیدی کو وہ معنی مراد نہین بلکہ یہہ استعارہ ہے استعارہ مین معنی مجازی مراد ہوتے ہین حقیقی نہین پس مونہہ چومنے سے مراد

اظہار محبت ہی جسطرح لفظ ید بمعنی دست اور لفظ وجہہ بمعنی روی قران شریف مین اتی ہین تو اونسی
مراد صفات لایقہ جناب باری لیتی ہین حقیقی ہاتہہ اور چہرہ انسانونکی طرح کا مراد نہین تو فقیر صاحب نے
اسپر بہت کچھ یاوہ گوی فرمائی ہی یہہ بہی نہ خیال کیا کہ شیخ محمد اسمٰعیل میری باپ کا ہمنام ہی خیر نام ہی
کا ادب کیجیئے دو اعتراض زبردست کئی ہین ایک یہہ کہ مہرنی لفظ ایزد کو بفتح زا معجمہ باندھا یعنی تہہ
لفظ سرمد کے ہمقافیہ کیا حالانکہ زا معجمہ کو درحقیقت کسرہ ہی دوسرا یہہ اعتراض کہ توتی مثال
کلام خدا جو واسطی تفہیم کلام شہدی کے لکھی ہی یہہ توتی اوسکو اپنا خدا بنالیا ہی سب صاحب خیال
فرماوین کہ یہہ کسقدر کم فہمی اور مغالطہ کا اعتراض ہی اب اشعار دونونکی نقل کرتا ہون مجھہ منیر

ع
نہو گر استعارہ پر مدار کار ای غافل — توکیا معنی کہیگا تو بہلا آیات ایزد کا
ہمہ صدای فقیر دد قہر سپہر
مگر مکسور زا ایزد جو یہہ مفتوح باندھا ہی — تو مور د کیون نہون تو میری حرب شعر کا زد کا

تنبیہہ سبحان اللہ اپنی باپ کی ہمنام کا کیا ادب ہی اب فقرہ جناب امیر مدح خوانکا جواب سنئی اور
اپنی گریبان مین مونہہ ڈالی اپنی تصنیفات کلیات فقیر مطبوعہ ۱۲۹۱ھ مطبع فاروقی کی چہپی ہوئی
نکالکر صفحہ سات پر ملاحظہ فرمایئی کہ جسمین احمد کا اور سرمد کا قافیہ ردیف ہی اوس قصیدہ مین شہدی پر
اعتراض منہہ چومنی کا کر کی بعد ازان اوسکی قصیدہ کی مقبولیت اور مشہور عام ہونی پر رشک فرما کر کہتی ہین ع
کلام اہل طغیان ہی قبول عام ایسا کچھ — کہ گلدستہ بنی گویا محفل ہر سوم مولد کا
اور نیز اوسی کلیات فقیر مطبوعہ مطبع مذکورہ کی صفحہ پانچ مین آپ رقم فرماتی ہین اسی بحر ردیف و
قافیہ مین ع دیار رحمۃ للعالمین ہی راحت ارواح ؛ مدینہ تام ہی اللہ کی رحمت کی مورد کا ؛ اب
ملاحظہ فرمایئی کہ اپنی یہہ دو لفظ غلط باندہی کیونکہ مورد مین را مہملہ اور مولد مین لام کو کسرہ ہی آپنی
فتحہ کی ساتھہ قافیہ کیا افسوس ہی ایکو کتاب صرف میر کا مضمون جسکو بچی پڑہتی ہین یاد نہین کہ اوسمی
لکھا ہی ظرف زمان و مکان و مصدر میمی کیواسطی واو مثال مطلقاً یہہ مفعل آیا یعنی بکسر عین اور غیاث
اللغات جو سب صغیر و کبیر کی دست فرسودہ کتاب ہی اوسمین دیکھہ کیا ہوتا ہاں عالم ہو کر اور بڑا اعتراض

فقیہہ ہوکر ایسی موٹی غلطی کرین پہر اپنا گریبان نہ جہانک کر دوسری پر اعتراض کرین اور پہر نے جو لفظ ایزد
کو بفتحہ زا معجمہ باندہا ہی چندان قابل اعتراض نہین کیونکہ غیاث اللغات مین جو لفظ ایزد کی زا معجمہ
کو مکسور لکہا ہی تو اوسنی برہان اور رشیدی سی نقل کیا ہی ان دونون صاحبون پر اعتراضات
محققین لغت کی بوچہار ہی قریب پانسو غلطیونکی صاحب سراج اللغات نی اونپر مواخذہ کیا ہی اور
دوسری اصحاب لغت مثل کشف اللغات اور سراج اللغات و شمس اللغات اور بہار عجم اور مدار
الافاضل سب کے سب ایزد کی یای تحتانی کو مجہول لکہتی ہین اور زا معجمہ کی حرکت کچہہ نہین کہولتی
جس لفظ کی اظہار حرکت مین اسقدر اصحاب لغت اغماض کرتی ہون اور جس نی ظاہر کیا وہ قابل
اعتماد نہین اور ہماری روزمرہ ہند مین مشہور زا معجمہ کا فتحہ ہی چنانچہ مولنا کافی مرحوم[ل] نی بہی
اسی قافیہ ردیف کی قصیدہ مین لفظ ایزد ہم قافیہ احمد رکہا ہی اور اسیطرح جناب مولنا مشہور
زمن یکتای ہر فن جناب مولوی فیض الحسن صاحب سہارنپوری نجم فیضہ نی بہی اسی ردیف قافیہ
کے قصیدہ مین لفظ ایزد ہم قافیہ سرمد لکہا ہی اور کسونے نہ لکہتی ایک زبان کا لفظ دوسری زبان
مین جاکر جسطرح مشہور ہو جاتا ہی اوس زبان مین اوسیطرح اوسکا پڑہنا فصیح اور صحیح ہو جاتا ہے
اور یہہ بہی قاعدہ ہی غلط العام فصیح دیکہو لفظ کافر صحیح بکسر فا ہی لیکن یہہ شاعرونکی روزمرہ
مین بفتح فا آتا ہی علی ہذا القیاس اس لفظ کو بہی اگر فتحہ سی باندہ کیا تو کیا ہوا غضب یہہ ہی کہ آپ نی
عالم ہو کر ایسی موٹی حروف کو جو سب کتابون ادنی ادنی رسالون مین بتصریح لکہا ہوا ہی کسرہ کا فتحہ
باندہا اگر انصاف سی پوچہی تو وہ ہی زبر رہا اور آپ زیر ہوی کیونکہ اوسکی لفظ مین تقریر کو گنجایش
آپ کی لفظ مین ذرا مجال تقریر نہین اوسکی خطا اگر تسلیم بہی کیجاوی تو ایک خطا ہی اور آپ کی دو خطا
یہہ تو پہلا اعتراض تہا اب دوسرا اعتراض فقیر کا سنی **مہر منیر**

حقیقی جو منی سی کچہہ نہین مطلب تمہیدی کا	مگر یہہ روزمرہ ہے محبت کے مقید کا
ید اللہ اور وجہ اللہ کی کیا معنی حقیقی مین	حقیقی اسکو جو سمجہیگا وہ پیرو ہے مرتد کا
اسی صورت شہید کے نی بہی ہی منہ چومنا لکہا	خلوص اس سی ہوا ظاہر خدا کا اور محمد کا

[ل] حطاب خیر امت کہی کس انمت نے پایا ہی ٭ ہوا کس کے سبب سے ہمیں یہہ احسان ایزد کا ٭ اور مولانا فیض الحسن صاحب کا شعر یہہ ہی ٭ بمقام غور ہی یوسف کو اوس پیاری سی کیا نسبت ٭ وہ اپنی باپ کا محبوب ہی یہہ اپنی ایزد کا ۱۲ منہ

صدای فقیر در قہر سپہر

یہ کیا الو نی شہیدیکو خدا اپنا بنایا ہے ؛ اور اوسکی شعر کو ہموزن قرآن مجید کا
شہیدیکی خدائی پر بہی کیا ایمان تہا کچھ فرض ؛ کیا تاویل ہین جو مثل قرآن قول اوس بد کا
چلا آتا گہر مین کیا ہی گربہ مسکین کیسی داؤ ؛ ذرا میدان ہین اگر دیکھہ تو یہانکا پہیرے گد کا

جواب امیر میان فقیر صاحب آپ کو خدا کی قسم ہی کہ اللہ تعالی کا خوف دلمین لاکر اور انصاف پر نظر فرماکر آپ فرما دیجی کہ مہر کی کلام کا یہہ جواب صحیح ہی جو آپ نی دیا یعنی کلام شہید ہی سمجہا کیکی کئی قرانی سی تمثیل پیش کی تو گویا اس سی لازم آگیا کہ شہید ہی خدا ہو گیا اور اوسکا کلام مثل کلام اللہ استغفر اللہ لا حول و لا قوۃ الا باللہ بس آپکی بی علمی اور زبان زوری کا حال ہر اعلی ادنی کو معلوم ہو گیا اب ہم مہر کے طرف سی کہتی ہین کہ اوسکی غرض تو یہہ نہین مگر آپکا کچھ ارادہ دعوی خدائی کا ہی آپنے صریح اپنی دیوان کو قران کہا ہی اپنی کلیات فقیر مطبوعہ مطبع مذکورہ بالا کی صفحہ ۵ مین دیکہئی آپ لکہتی ہین بیت میر اردو سخن مشہور ہی مکہ مدینہ مین ؛ عرب بہی قدر دان ہی کیا میری تیغ مہند کا ؛ ہزارون ہوینگی منسوخ دیوان اہل باطل کی ؛ زمین شعر مین اوترا یہہ قرآن لغت احمد کا ؛ اب ایک طرح تو اسمین دعوی خدائی کا ہی یعنی جبکہ یہہ دیوان کلام آپکا ہی اور یہہ قرآن ٹہیرا تو اسکا کلام کرنیوالا یعنی آپ خدا ٹہیرے نعوذ باللہ منہا اور ایکطرح دعوای نبوت سمجہا جاتا ہی یعنی جب آپکا نام محمد حسین ہی اور اوسمین اول محمد آتا ہی تو آپ پر یہہ دیوان قران اوترا گویا دعوا نبوت کا ثابت ہو گیا تو مسیلمہ کذب کا لقب جو آپنی محمد اسمعیل مہر کو رسالہ قہر سپہر کے صفحہ تین ۳ مین دیا ہی آپ پر بہی صحیح ہو گیا اور فقرہ مشہور ہی خود را فضیحت دیگر را نصیحت بہی اچہی طرح صادق آگیا

اشعار

کہی انسان جیسی سوچ لی اوسکا مآل اول ؛ نہو بیساختہ کیونکر نشانہ طعن کا رد کا
سمجھہ لیتا فقیر اول اگر منہہ چوم لینے کو ؛ رخ طعنہ پر اوسکی کیب طمانچہ لگتا پر رد کا
شہیدی پر خدائی کا لگا کر دہبا پہر آپہی ؛ کیا دعوا خدا کا اور قرآن کا محمد کا

تماشا ہی کیا تہا وار کسپر چل گیا کسپر ۔ فقیر آپ ہی ہوا مفعول اپنی ضرب کاری کا
مثل ہی آسماں کا تہوکا اپنی منہہ پہ آتا ہی ۔ کری کیوں آدمی وہ کام جو موجب ہی رد کا
زہر کا طعنہ دیکر مہر کو بیہرا ہو گیا خود زہر ۔ گرا جب منہہ کی بل گندی تو ہوا لب پہر گدکا
امیر دل تو انسانکو خموشی چاہیے ہردم ۔ جو بولی تو سخن بولی خردمندان عہد کا

حصہ سوم فاتحہ روح حضرت اسد اللہ خان غالب مرحوم کی گرما گرم ٭
بیلونی بیریانی جسمیں نہایت عمدہ چٹپٹی بورانی ہی فقیر کو کہلا یعنی
یہہ تنبیہہ کہ اموات کی مذمت اور غیبت نکری ٭ صدای فقیر در قہر سپہر

ہمیں نفرت ہی قول غالب مغلوب شیطان سے ۔ نہ تہا کچھ پاس جس مہجور کو دین محمد کا
جو کہتا تہا نہیں کچھ کام مجکو دین مذہب سے ۔ یہہ ہی لکہا ہوا اقرار اوس ملعون مرتد کا
کہا مرتی ہوئی جیسے پلاؤ مجکو می جلدی ۔ نشا ہی مرتی دم تک مجکو باعث خیر بیجد کا
جو ایسا دین کا ہو چور شعر اوسکا چرائیں ہم ۔ بعون حق یہاں تحریر ہے مضمون مجدد کا ٭

جواب امیر یہہ اشعار ہرگز اس قابل نہ تہی کہ ہم اپنی کتاب میں گنجایش تحریر دیتی لیکن محض اس نظر سے لکہدی کہ ناظرین کو فرقہ وہابیہ نجدیہ کی بددینی ظاہر ہو جاوی اصل قصہ اسکا یہ ہے کہ مہر نے فقیر کی چوری پکڑی تہی چنانچہ شعر مہر منیر کا یہہ ہی ٭ غزل میں غالب نامی کے یہ مضمون ہی دیکہو ٭ توارد ہی نہیں جو ہمکو کچھ موقع ملے رد کا ٭ اب سب ارباب انصاف خیال فرماویں کہ اگر فقیر کو چوری سی مکر جانا منظور تہا تو اسقدر کہنا کافی تہا کہ ہمنی غالب کا مضمون نہیں لیا فرمائی ہجو اسد اللہ خان غالب کی اس مقام پر کیا ضرورت تہی ایک تو شناعت اس فقیر کی یہہ ہوئی کہ حسن اسلام سے خارج ہو گیا حدیث شریف میں ہے من حسن اسلام المرء ترکہ ما لا یعنیہ اور بی ضرورت کلام کیا تو وہ بہی محض اتہام کہ مرتی دم شراب مانگی بہلا یو چہئے تو اون دربار یعنی جناب مستطاب نجم الدولہ دبیر الملک نواب مرزا اسد اللہ خان بہادر نظام جنگ غالب ایسا تہا کہ محمد حسین فقیر کو

حاشا وکلام اللّٰہ بعد وفات حضرت غالب مرحوم کے جب صدقہ خیرات تقسیم ہوا ہوگا اور جنازہ باہر ہوا ہوگا فقیر قدم او
اوسوقت قبر دیکھنی یا جنازہ دیکھنے کی نوبت آئی ہوگی یہہ بہی دیکہی گواہی دینا دوسری حرکت
شنیع ہوئی اور خیر اگر گواہی باعتبار سماع کی دی ہی تو اسکا ذکر کرنا ضروری تہا کیمیا سعادت وغیرہ
مین دیکہو بعض بزرگونکا حال لکہا ہی کہ اونکی پاس آکر ایک شخص نے ایک شخص کے برائی کی اونہون
فرمایا تونی اوسکی غیبت کی یہہ گناہ کبیرہ ہوا اور گناہ کبیرہ والا فاسق ہوتا ہی فاسق کی گواہی درست
نہین ہین تیری بات نہین سنتا تو اس بنا پر فقیر کو چاہئی تہا کہ اس خبر سنی ہوئی کو اس قاعدہ سی ذکر
لیکن ایسی عالی خیالات دیندار اونکی ہوتی ہین یہہ تیسری خطا ہوئی اور اس خبر کو اگر فقیر نی مسلم ہی رکہا تو یہ
خیال کیا ہوتا کہ مرتی دم جو شراب مانگی اور یہہ کہا کہ یہہ خبر بجید کا سبب ہے اسمین سمجہہ گیا ہوتا کہ یہہ کوئی
رمز کی بات ہی اسواسطی کہ یہہ شراب دنیا کی تو ام الخبائث ہی کوئی شرابی کیا پی ہی اسکو ذریعہ نجات کا
نہین جانتا تو یہہ بلاشک موت کی وقت ملائکہ نظر آئی ہونگی اونسی شراب طہور مانگی جس سی قلب مومن کا
ظاہر مطہر ہوجاتا ہی وہ شراب تو حافظ شیرازی بہی مانگتی ہین فرماتی ہین ؎ بدہ ساقی می باقی
او سعدی شیرازی بہی فرماتی ہین ؎ بیار آن شراب چو آب حیات ؂ کہ تا مدز بویش دل از غم نجات
تو ایسی کلامونسی ایمان سلب کرنا مسلمانونسی یہہ جو تہا گناہ فقیر کے ذمہ ہوا اور یہہ جو فقیر نی جناب
غفران مآب حضرت غالب مرحوم کی نسبت لکہا کہ اوسکا یہہ نوشتہ موجود ہی کہ مجکو مذہب سے کچہہ کام
نہین یہہ بہی غلط جانی لکہا ہی یا نہین اور لکہا ہی تو موقع اکراہ مین لکہا ہی جسکو خود اللّٰہ تعالی نی اپنی
قران مجید مین معاف فرمایا ہی یا کسی اور موقع مین بطور رموز اہل تصوف لکہا ہی جیسا کہ حضرت
امیر خسرو دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتی ہین ؎ کافر عشقم مسلمانی مرا درکار نیست - اور حضرت قلندر
فرماتی ہین ع اگر یابم خریداری فروشم دین ایمان را ۔ اور خود فقیر کی دادا پیر یعنی مولانا رشید احمد صاحب
گنگوہی اور مولوی محمد قاسم صاحب نانوتوی کی پیر جناب عرفان مآب حاجی امداد اللہ صاحب فرماتی ہین
؎ پہنسا کر اپنی دام عشق مین امداد عاجز کو ۔ بس اب قید دو عالم سی چہوڑا دو یا رسول اللہ کوئی بیہودہ
کہنے لگی کہ ایسا اگر جو شخص دو عالم یعنی دنیا و آخرت سی رہائی چاہتا ہی یہہ کیا اسلام ہی ہم تو یہی کہینگی

ای جگر خام تو اس رمز کو کیا جانی یہہ لوگ سب کاملین اور واصلین انکی اشارات کو کاملین ہے
سمجھین ولی را ولی شناسد ع بروای مدعی نادان چہ دانی سر مستان جام علی ہذا القیاس حضرت
عالی درجت جناب اسد اللہ خان غالب غفر اللہ لہٗ نی جو لکھا ہی اوسکا بہی وہی مضمون ہی جو فقیر کے پیران کی
ہی مونہہ سی نکال رہی ہین حضرت غالب کی اسرار ہر جگر خام کی سمجھہ مین نہین آسکتی حضور فرماتی ہین ؎
دیکھو غالب سی اگر الجھا کوئی ہے ولی پوشیدہ اور کافر کھلا
پس بی اصل مرام سمجھی ہوی جو حکم ملعون و مرتد ہونیکا دیدیا یہہ فقیر کی پانچوین گمراہی و جہالت
ہوئی اور بالغرض والتقدیر اگر وہ یہہ عار کرکہ مجھکو اہل باطن کی امور کی خبر نتہی مین تو ظاہر پرست
ہون ظاہر پر حکم دیا تو جواب یہہ ہی کہ اگر توونی ان الفاظ سی ظاہری معنی مراد لئی تب بہی تو رسول صلی اللہ
علیہ وسلم کا نافرمان ہوگیا آپنی فرمایا ہی - اذکروا محاسن موتاکم وکفوا عن مساویہم یعنی میت کی بہلائی
ذکر کرو برائی مت کہو وجہ اوسکی یہہ ہی کہ غیبت فی نفسہ بہت بری چیز ہی حضرت نی اسکو اشد من الزنا
فرمایا ہی فاسق معلن کی حرکت کا ظاہر کرنا جو درست ہوا تو اسلئی کہ وہ اپنی برائی چہوڑدی میت کی غیبت
مین یہہ نفع متصور نہین یہہ چہٹی نافرمانی رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی ہوئی اور اگر شراب کا مانگنا وقت
نزع کی فقط ظاہر پر محمول کیا کیونکہ فقیر نی اصحاب باطن سی رائحہ نہین پایا تو بہلا فقہ کی پیروی کے
ہوتی دُرِ مختار مین دیکھہ لیا ہوتا اوسنی لکھا ہی موت کی وقت اگر کلمات منفر یہہ بہی سرزد ہوجاوین تو اوسکو
مسلمان ہی سمجھنا چاہی یعنی اس لئی کہ ذرا سی شدت مین آدمی کی حواس قایم نہین رہتی مونہہ سی کچھہ
کہتا ہی نکلتا کچھہ ہی پہر موت کا وقت تو نہایت اشد شدت کا وقت ہی سلئی وہ معاف ہی عبارت در مختار
کی یہہ ہی - وما ظہرت من کلمات کفریۃ یغتفر فی حقہ ویعامل معاملۃ موتی المسلمین یہہ ساتوان گناہ
شرعی خلاف فقہا ہوا اور یہہ نہ سمجھا کہ ایسی زبردست نامی مشہور آفاق کی شاگرد بہی دنیا میں موجود
ہین اگر کسیکی بہی نظر یہہ خرافات پڑگئی تو فقیر کی گدڑی کی دہجیان اڑا دینگی یہہ آٹھوین خطا مخالف طرز
اصحاب عقل دکیاست و منافی ارباب عزت و شرافت ہی ہم اوپر بیان کرچکی کہ حضرت غالب
غفر اللہ لہٗ کی مرای کا یہان کوئی موقع نہ تہا مصر کی خواب مین یہ لکھہ دینا بس تہا کہ بہی اونکا مضمون

نہین چہرایا تو یہہ فضول بات منہہ سی نکالکر تمام شرفای وبہبود عقلای عصر اور مشایخ عظام اور فقہای کرام اور احادیث رسول علیہ السلام کا دشمن ہوگیا اور تماشہ یہہ کہ خلاف عقل ونقل کرکی اور رسوای جہان ہوکر پہر بہی آپ کا مکر جاناپیش نہ چلا اہہ چوری ثابت کرچکا اب ہم دوسری چوری ثابت کرتی ہین جسکو سب شعرا جانتی ہین یعنی جسوقت کمال خجند اور کمال اصفہانی مین ہجو قدح ہوئی اصفہانی نی کمال خجند کو کافر کہا اوسنی اوسکی جواب مین یہہ دو شعر لکہی تہی ؎ کمال اصفہانی کافرم خواند دیہہ چراغ کذب را نبود فروغی ٭ مسلمانش گفتم نہ مکافات دروغی را بدل باشد دروغی ٭ دیکہی یہہ مضمون نہایت پرانا میان فقیر صاحب کی تکفیر جب مہر منیر نی لکہی تو آپ اوسکی جواب مین یہہ مضمون نہایت خوشی مین پہول پہول کر رسالہ قہر سپہر مین دوجگہہ لکہتی ہین ایک صفحہ چہارم مین ؎ مسلمان تجہکو کہتی ہین ہمارا حلم دیکہہ اسبہی یہہ گو تحریر ہی تیری قلم سی بلفظ مرتد کا ٭ سبب یہی کہ کاذب کا جواب کذب لازم ہی تو باطل ہے جواب اوس باطل قول زبان زدکا ٭ اور دوسری جگہ صفحہ پانچ مین آپ فرماتی ہین ؎ جو کافر ہمکو کہتا ہی ہم اوسکو کہتی ہین مومن ٭ کہ باطل ہی مناسب ہی جواب اس باطل وبدکا ٭ الحمد للہ کہ دعوی مہر کا اور ہمارا سچا رہا اور جہان اسکا گواہ اور منکر بالکل شرمندہ ہوا اور تیرگی خجالت سے روسیاہ **اشعار**

تماشا دیکہو اے لوگو کہ کہائی اور غرّائی ٭ خدا سمجہی اوسی ایسمجہی نہ جو احسان فوالید کا

چرا وین جسکا مضمون اور اوسیکو پہر کہین مرتد ٭ خدا کا لاکہ ہی منہہ سارقان واجب اسحد کا

چرا کر اگلی مضمون کہن کہتی ہین شوخی سی ٭ بعون حق یہان مخزن ہی مضمون مجدد کا

بہت کچہہ ہمنی سمجہایا کہ مومن کو تو مرتد ٭ مگر جاری وظیفہ ہی وہی ملعون و مرتد کا

لگا انسان جب منہہ مارنی آزار پہنچانے ٭ تو یکسان ہوگیا موتہہ اوسکا اور بوزینہ کا دوکا

بجائی حق تعالی آدمی کو بدلگامی سی ٭ کہ بیٹہا جائی ہی موتہہ یاوہ گو بطال معتد کا

تمامی منکرونکی بخدتک قلعی اولٹ دینگی ٭ ہلا ایک حملہ بہی غالب کی گرجنبہ مجبند کا

اولجہتا کیون ہی تو اوسنی تو قید اپ وگل مین بند ٭ نشیمن عالم برزخ ہی اوس روح مجدد کا

جو بد گوئی کری مردہ کا گویا گوشت کہاتا ہی ٭ نہین تو نی سنا یہہ حکم قران مجید کا

دم شمشیر پر جو ڈالتا ہی ہاتہہ نادان ہے	وہی کٹ جائیگا بگریگا کیا سیف محدد کا
اری نادان ندی شیرونکو گیدڑ بہبکیان و رند	ابہی مرجائیگا جہٹکا لگا ناخن کے گرزد کا
امیر مدح خوان بس کر نصیحت ہوچکی لسبکو	جو بگڑیگا کوئی پائی کا ثمرہ سیرت بد کا

صدیہ چہارم فاتحات کا کہانا فقیر کو کہلا کر مجلس میلاد شریف مین لیجانا اور عطریات گوناگون ملکر اور بخوریوبان و عود سنگہاکر اوسکا دماغ معطر کرنا یعنی یہہ تنبیہہ کہ محفل مولد شریف مخالف شریعت ہی نہ مخالف طریقت بصداہی فقیر درحریہ فقیر۔

خلاف اہل شریعت ہی محفل میلاد   خلاف اہل طریقت ہی محفل میلاد

جواب امیر محفل میلاد مین جسقدر امور ہین شرع سی ثابت بالضرور ہین مومنین کا اجتماع معجزات کا استماع خوشبو لگانا مکان سجانا قاری مولد کو منبر پر بٹہانا اہل اسلام کو کہانا کہلانا انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم شیرینی کی تقسیم انمین کوئی امر ایسا نہین جسپر نہی وارد ہوئی ہو بلکہ مستحب اور مستحسن ہونا ان امور کا قران و حدیث و اجماع و قیاس سی ثابت ہی اور انہین چارچیز کا نام شریعت ہے اور اہتمام اسکا جو قرون ثلثہ مین ثابت نہین وجہ اوسکی یہہ ہی کہ اصحاب کی اگی خود انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بنفس نفیس موجود تہی جو ہمکو اب ذکر سننی مین مزہ آتا ہی اوس سی زیادہ وہ لوگ دیدار شریف دیکہہ کر حظ لیتی ہوتی تہی اوسکو چہوڑ کر کونسی کی طرف کیا متوجہ ہوتی بعد وفات انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جنگ و جدال حرب و قتال امتداد ہی کہ اوسمین اکثر اکابر وقت انصرام امور مہتم کیطرف متوجہ رہی اور مجتہدین بنصب دلائل اور استنباط مسائل مین مصروف ہوئی لیکن باوجود اسکی تمام سلف صالحین کا یہہ حال رہا کہ بتہانسی والی ہمیشہ جاتی وا لونکی پاس جاکر قطع منازل کی محنت اوٹہاکر بکمال اشتیاق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اخلاق و شکل و شمائل اور معجزات اور احکام مسائل دریافت کرتی تہی اور مزہ اوٹہاتی تہی چنانچہ کتب احادیث اس ذکر سی بہری ہین بعد مدت مدار جسوقت لوگونکی دل مین وہ شوق نرہا کہ خود علماء کی خدمت مین جاکر انکی فضائل اور خوارق معجزات دریافت کرین اور علماء بہی

بہی تدوین مسائل وترتیب کلیات دلائل سی فارغ ہوی اور غیر مذاہب کی لوگونکو دیکہا کہ عوام کو بہکانی
لگی ہین اوسوقت بعض علمائی یہ تجویز کیا کہ کسیقدر معجزات آپکی اور اخبار جو آپکی نسبت بطور پیشین گوئی انبیا
اور اولیا اور کاہنون اور نجومیونسی ثابت ہی جماعت اہل اسلام کو جمع کر کی سنائی جاوین تاکہ اونکے
دلمین محبت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدا ہو اور اپنی دین کی حقیقت پر بوجہ احسن دل اونکا مضبوط
ہو اور عقیدہ پختہ ہو جب یہ بات جاری ہوئی اسمین ایک تاثیر اور بہی پائی گئی یعنی جو شخص یہ محفل منعقد
کرتا ہی مراد کو پہنچتا ہی پس یہہ عمل محدثین اور مشایخ کاملین کا دستور ٹھہر گیا جسطرح صحیح بخاری محمد بن
اسمعیل رحمۃ اللہ علیہ نی احادیث اور اقوال فقہا جمع کر کی اور حالات مؤلفین یعنی اوستادونکی نام جن سی وہ حدیثین
اونکو پہونچی ہین لکہہ کر کتاب مرتب کیے اس مجموعہ ہیئت کذائی کی پڑہنی مین ایک خاصیت یہہ پائی گئی کہ اسکی
ختم کرنی مین مقاصد حاصل ہونی لگی پس ختم صحیح بخاری کرنیکا رواج واسطہ کفایت مہمات کیے شایع ہو گیا
بعد قرون ثلثہ حادث ہوئی ہین دونو برابر ہین بعد ازان سلاطین مین بہی اسکا رواج ہوا لیکن بادشاہونمین
سب سی اول سلطان ابو سعید مظفر نی اسکو رونق اور عروج دیا علماء حقانی نی اوسکی وقت مین استحسان
عمل ہذا پر اتفاق کیا اور بعد ازان جب بعض آدمیون مین کچہہ اختلاف ہوا تو وہ قلیل بلکہ اقل قلیل تہی
کثرت سی ہجوم اور اجماع امت اسکی جواز اور استحسان پر رہا اور اختلاف بعض کہ جو بہت کم آدمی اور وہ
بہی کم رتبہ تہی خلل انداز مقصود نہین اسلیے کہ تصحیح مسائل مین اجماع اور کثرت پر فتوے قران شریف پر رکوعات
کا لکہنا اور سورتونکا نام شروع مین لکہنا اور زیر و زبر وغیرہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ رضی اللہ تعالی
عنہم سی کہین ثابت نہین بعد مین حادث ہوئی ہین بعض علمانی اسکو مکروہ لکہا ہی اور بعضونے جایز لیکن
جبکہ جایز کہنی والی علما بہت ہین اور عمل امت کا اسپر ہو گیا تب دوسری علما کا قول قابل عمل نرہا اسیطرح
مجلس میلاد کی جواز مین گو کسیقدر اختلاف ہوا لیکن مجمع علما جواز کیطرف ہو خلاصہ یہ کہ جسطرح بنای مسجد
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی ثابت ہی اور اوسکی نقش نگار و برج و مینار اور یہہ ہیئت کذائی مساجد
کی جسطرح فی زماننا موجود ہی آپسی ہرگز ثابت نہین اور قران شریف کا مجدول اور مطلا ہونا اور جسقدر قیود
اور احداثات بالفعل موجود مین ہرگز اوسکی وقت اور صحابہ اور تابعین اور سلف صالحین کی وقت

مین نہ تھی بعد ازان حادث ہوئی اور اہل اسلام زیب و زینت اور ہیئت کذائی بباعث تعظیم اور مصلحت کی جائز رکھتی ہین پس یہی حال ہی محفل میلاد کا کہ ذکر خاص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی اور اونکی اصحاب کبار سی ثابت ہی اصحاب محفل مولد اسی ذکر خیر کو عبادت اور سنت جانتی ہین اور باقی قیود بالائی اور زینت اور صفائی محفل کی محض تعظیم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور شوکت ملت کی لئی کرتی ہین پس مبنی اسکا بہی صحیح ہی اسواسطہ جمہور علمائی سی اوسکی استحباب کی تصریح ہی چنانچہ اسی قول پر تمام روم و شام و عرب مین فتوی ہوگیا یہانتک کہ علمای حرمین الشریفین چارون مذہب کے مفتی اسکا استحباب مانتی ہین اور اوسکی منکر کو واجب التعزیر جانتی ہین ان احکام کی تفصیل جسکو دیکھنی منظور ہو انوار ساطعہ اور سیف الاسلام اور دافع الاوہام وغیرہ کتب اہل سنت والجماعت مین دیکھی۔

پسند اہل شریعت ہی محفل میلاد	قبول اہل طریقت ہی محفل میلاد
یہہ کون کہتا ہی بدعت ہے محفل میلاد	محل خیر و کرامت ہی محفل میلاد
یہہ ذکر آپسی ثابت ہی اور صحابہ سی	تو ہم طریق سی سنت ہے محفل میلاد
اوسیکو ذکر سی رغبت ہی جسکو الفت ہے	نشان الفت حضرت ہی محفل میلاد
بڑا وہ منکر گستاخ ہی جو کہتا ہی	کہ مصطفی کی اہانت ہی محفل میلاد
نہین سمجہتا کہ ہوتی ہین یہان جمع مسلمان جمع	یہہ عین دین کی شوکت ہی محفل میلاد
لگانا عطر سجانا مکان خوش ہونا	رسول پاک کے عظمت ہی محفل میلاد
تمہاری کون سنی تم جو اج کہنی لگی	بجاؤ اسمین کہ بدعت ہی محفل میلاد
کہاہی مجہر نی سچ ہم یہی کہتی ہین یہ امیر	نظر مین گلشن جنت ہی محفل میلاد

صدای فقیر در حریہ فقیر مع جواب امیر

فقیر	یہہ کون کہتا ہی سنت ہی محفل میلاد	کچھ اسمین شک نہین بدعت ہی محفل میلاد
امیر	جو بدعتی کہین بدعت ہے محفل میلاد	کہینگی سنی کہ سنت ہی محفل میلاد
فقیر	فقط ہوری طبیعت ہی محفل میلاد	تمہاری نفس کی شامت ہی محفل میلاد

امیر	قیام مین نہین وہ اٹھتی جو ہوتی ہی کثرت جہل	تمہارا نفس کی غباوت ہی محفل میلاد
فقیر	کسی سی بھی ای سفیہ ثابت ہے	کہ تمکو شرع سی رخصت ہی محفل میلاد
امیر	بہت فقیہونکی اور مفتیونکی فتوی ہین	کہ ہمکو شرع سے رخصت ہے محفل میلاد
فقیر	ہزارون فاسق و فاجر ہین جمع محفل مین	عجیب نفس مگر لذت ہی محفل میلاد
امیر	نبی کا ذکر ہی اور جمع اہل الفت ہین	نفوس قدس کی لذت ہی محفل میلاد
فقیر	جو چشم دل ہے بینا تو دیکھہ شیطانکو	کہ اوسکی زیر حکومت ہی محفل میلاد
امیر	جو چشم دل ہے بینا تو دیکھہ کعبہ مین	خدا کی زیر حکومت ہی محفل میلاد
فقیر	نماز روزہ و حج و زکوۃ چھوڑکے سب	سمجھتے ہین کہ کفایت ہی محفل میلاد
امیر	نماز روزہ و حج و زکوۃ جانکی فرض	سمجھتی ہین کہ سعادت ہی محفل میلاد
فقیر	ہمیشہ کہہ ہین بقرزان اہل کارونکی	پی ترقی رشوت ہی محفل میلاد
امیر	مساجد اور مدارس مین ہے مال اونکا	کہ جنکا مصرف رشوت ہی محفل میلاد
فقیر	حرام فعل ہویا ہو حلال انکی لئے	قضای جملہ حاجت ہی محفل میلاد
امیر	حرام کار کو سوجھی حرام ہم تو فقط	یہہ چاہتی ہین کہ برکت ہے محفل میلاد
؍؍	یہہ مرشد ونکا تمہاری لکھا دکھادینگی	قضای جملہ حاجت ہی محفل میلاد
فقیر	چڑہے ہی داڑہی تو موچہین بڑہی ہین اکثرکے	بھری انہی سے بکثرت ہی محفل میلاد
؍؍	بہت سی داڑہی مُندی ہین بشکل گنگارحم	کہ اونسی گرم بشدت ہی محفل میلاد
امیر	تو داڑہی موچہونکو دیکھی ہی ہم یہہ کہتی ہین	یہہ سب رسول کی امت ہی محفل میلاد
؍؍	اونہی کی سب ہین یہ ابرار و رند و سالک و مست	شہود جلوہ وحدت ہی محفل میلاد
؍؍	بھلونکی ساتھہ اگر آگئی بری بھی کچہہ	ہر ایک کا فخر و سعادت ہی محفل میلاد
؍؍	ہین عیدگاہ و نہین جیسی کہ ہر طرح کی لوگ	یہ ہین ہر ایک کے جماعت ہی محفل میلاد
فقیر	کبھی تو ناچ مین وہ رنڈیونکی جلسہ مین	کبھی محل اقامت ہی محفل میلاد

امیر	کسی نی ناچ جو دیکہا برا کیا لیکن	یہہ کہہی کیون او نہین حرمت محفل میلاد
فقیر	کہین زنانہ مین سو لو دہلی کیا کیا کچھ	سرور اہل نزاکت ہی محفل میلاد
	کہ پردہ ہین تو وہ باریک ہین معاذ اللہ	تو معصیت کی علامت ہی محفل میلاد
	ہر ایک تار مین پردہ کی ہی جو تار نظر	تو گیا ہی کاشف عورت ہی محفل میلاد
امیر	جو ہی زنانہ مین محفل تو ستر عفت مین	نقاب عارض عصمت ہی محفل میلاد
	جو تہمت اونپہ دہرین دشمنان دین کمپرد	کہ کرتی جہوٹ تو نپہ لعنت ہی محفل میلاد
	زنانہ وعظ مین جو لوگ کہیلتی ہین شکار	سمجہتی ہین یہی فطرت ہی محفل میلاد
فقیر	کہنسی ہے پاتا نہین ہے محفل مین	یہہ جہوٹی اوسکی شہادت ہی محفل میلاد
	گواہ جہوٹی پہ کہیجیی ہزار ہا لعنت	یہہ دیتی حکم عدالت سے ہے محفل میلاد
فقیر	بہت ندا رسول خدا مین شاغل ہین	یہہ مشرکو نکی علامت ہے محفل میلاد
امیر	نماز مین بہی تو ہی یا ایہا النبی کی ندا	اگر ندا کی قباحت سے ہے محفل میلاد
	نماز کو بہی کہو شرک کی علامت تم	جو مشرکو نکی علامت ہی محفل میلاد

تنبیہہ- نماز کمال توحید کی عبادت ہی جسمین لگاو شرک کا ہرگز نہین جب اوس عبادت مین خطاب اور ندای رسول صلی اللہ علیہ وسلم موجود ہی کہ التحیات مین پڑہتی ہین السلام علیک ایہا النبی یعنی سلام ہے تجہپر یا نبی الیہ پہر کیا دلیل ہی ای منکرو تمہاری پاس قران یا حدیث ہی کہ باہر نماز کی خطاب اور ندا منع ہی وہ آیت و حدیث پیش کرو کہ جسمین یہہ لکہا ہو کہ حضرت کو یارسول اللہ یا نبی اللہ حیات مین یا بعد وفات نہ کہنا چاہیٔی یہی الفاظ صاف ہمکو دکہاؤ اور امر دین مین تقریرین عقلی ہم نہ سنینگی اور تمکو اگر راہ حق معلوم کرنا ہو تو انوار ساطعہ کا مطالعہ کرو اور تعجب ہے فقیر کو کیا ہوا انکی دادا پیر یعنی مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی کی پیر مرشد حاجی امداد اللہ صاحب نی ایک قصیدہ ندای یارسول اللہ مین لکہا ہی جسکی دو شعر یہ ہین ؎ پہنسا ہون تو بیطرح گرداب غم مین ناخدا ہو کر میری کشتی کناری پر لگاو یارسول اللہ ؎ اگرچہ ہون نہ لائق ہانکی پر امید ہی انسی کہ پہر مجکو مدینہ مین بلاؤ

یارسول اللہ افسوس ہی کہ فقیر نی ایسی دادا پیر کا بہی ادب نہ کیا۔ نعوذ

امیر — اب اسکی بعد کبہی بہو لکر نہ کہنا تم
گروہ شریفونکی علامت ہی محفل میلاد

فقر — ڈرو خدا سی کرو توبہ ان گناہونسی
یہہ جای ہیبت و عبرت ہی محفل میلاد

امیر — ڈرو خداسی کرو توبہ منکرو جلدی
کہ جای ہیبت و عبرت ہی محفل میلاد

امیر محفل مولد کو کیا جانے
نفوس قدس کی لذت ہے محفل میلاد

صدای فقیر در قہر سپہر

فقیہہ کہتی ہین بدعت ہی محفل میلاد
سفیہ کہتی ہین سنت ہی محفل میلاد

اگر دلیل قوی ہی یہی ہمارے لئے
کہ مکی والونکی عادت ہی محفل میلاد

وہان تو ڈارہی منڈاتی ہوئی بہت دیکہی
اگرچہ اونکی عبادت ہی محفل میلاد

وہان تو رکہتی ہین نیچی بہت ازار و قبا
اگرچہ اونکی بہی طاعت ہی محفل میلاد

وہان کرتی ہین جلدی سی بس نماز تباہ
اگرچہ اونکی سکونت ہی محفل میلاد

وہان تو عورتین زینت سے طواف کرین
اگرچہ اونکی بہی زینت ہی محفل میلاد

جواب امیر

فقیر کہتا ہی بدعت ہی محفل میلاد
امیر کہتا ہی سنت ہی محفل میلاد

نہین مخالف شرع شریف یہہ احداث
تو جایز از رہ ملت ہی محفل میلاد

یہہ طعن رد مین جو تو جلکی کہہ رہا ہی فقیر
زبسکہ تیری عداوت ہی محفل میلاد

سن اب تو ہم سی عرب کی ستایش و تحسین
کہ جنکی عادت و خصلت ہی محفل میلاد

وہ لیوین بوسۂ اسود گناہ سی ہون پاک
اور اونکی پاک عبادت ہی محفل میلاد

پڑہین وہ ایک نماز انکو لاکہہ کا ہو ثواب
اور اونکا مذہب و ملت ہی محفل میلاد

حریم کعبہ مین کرتی ہین جو کہ درس علوم
اونہی سی درس و روایت ہی محفل میلاد

وہ قوم پاک کہ ہین رات دن مقیم حرم
اونکی جای اقامت ہے محفل میلاد

مدینہ مین نہ رہنگی خبیث ہی یہہ حدیث
وہین کی ہی یہہ خصلت ہی محفل میلاد

تنبیہہ خدا کی قدرت ہی ایکدن وہ تہا کہ فقیر صاحب کا اعتقاد اس حدیث پر خوب مضبوط تہا چنانچہ آپکا شعر کلیات فقیر مطبوعہ فاروقی کی صفحہ ۲۴ مین یہہ ہے ؎ بدکار رہنے پاتی نہین واہ کسقدر دبی اہل مکر دفن ہی مدینہ رسول کا ۔ اسی ثابت ہی کہ ہرگز وہان بدکار رہنی پاتی نہین تو معلوم ہوا جو وہان رہتی ہین وہ بدکار نہین تو محفل مولود شریف کرنا اصحاب مدینہ کا بموجب عقیدہ مسلمہ فقیر کی کار بد نہوا اور ایک وقت فقیر پر آیا کہ اہل حرمین پر تبرا بہیج رہا ہی یہہ مقام عبرت ہی

مدینہ وہ ہی فرشتی ہین پاسبان اوسکی
اور اونکی حراست ہی محفل میلاد

مدینہ مین جو رہینگا نبی ہین اوسکی شفیع
اور ایسی لوگونکی عادت ہے محفل میلاد

جو رہتی وہان ہین وہ ہمسایہ ہین پیمبر کی
اور اونپہ سایہ رحمت ہے محفل میلاد

امیر خوب ہے لکہی فضائل الحرمین
یہہ کہل گیا کہ فضیلت ہی محفل میلاد

ہائیہ ہجو فقیر

قیام مولود شریف مین سرو قد ہوا کرنا اور گلاب پاش سی دو آتشہ عرق گلاب کا فوارہ چہوڑکر گلاب تاب مین اوسکو تر کرنا یعنی اوسکی غزل ہجو قیام کا جواب باصواب سنانا کہ صدای فقیر در حریم فقیر

نہ کیونکر ہو تہا ذکر ولادت جبکہ آتا ہی
تو مبصر بالضرورت ہی قیام محفل مولد

تو ام خلوت ام رسول اللہ کی جانب
اشارہ یہہ بجلوت ہی قیام محفل مولد

جواب امیر

غضب اے اخدا کا تجسیہ کیا یکتا ہی اے جاہل
اشارہ یہہ بجلوت سے قیام محفل مولد

اری اے جہل یہہ کس شیطان نے تجہکو پڑہایا ہی
اشارہ یہہ بجلوت ہی قیام محفل مولد

ہو دعوای غیب کا تجہکو کہ نیت ہی محفل کی
اشارہ یہہ بجلوت ہی قیام محفل مولد

کسی مولد کسی فتوی مین لکہا ہو تو دکہلاوی
اشارہ یہہ بجلوت ہی قیام محفل مولد

کہا کسنی کہ اٹھکر آمنہ کی حال خلوت پر
اشارہ یہہ بجلوت ہی قیام محفل مولد

نہیں کہتا کوئی یہہ منکروں کی جہوٹی تہمت ہے
اشارہ یہہ تجلوت ہے قیام محفل مولد

وہ جہوٹی اونکی سب ہیں پیروہی جہوٹی اسلئی اونپر
ہیہ بابی کرنا لعنت ہے قیام محفل مولد

کہڑی ہوکر جو پڑہتی ہیں سلام و مدحت حضرت
جلال ذکر حضرت ہی قیام محفل مولد

کہلا اونہی نہ اونہی سی مخلص ہیں یہہ منکر ہیں
ضمیر دل کی محبت ہی قیام محفل مولد

جو منکر ہیں سمجہتی کب ہیں اسرار ست کو
محبتونکی محبت ہی قیام محفل مولد

کہڑی ہو جاتی ہین کافر ملک کے بہی خوشامدین
نکران پر قیامت ہی قیام محفل مولد

صدای فقیر در قہر سپہر

رسول کبریا ہی عقیدہ غیب دانی کا
تو شرک ای پر شقاوت ہی قیام محفل مولد

جواب امیر

خدا جب علم دیتا ہی پیمبر جانجاتی ہین
یہہ ایمانکی علامت ہی قیام محفل مولد

صدای فقیر در قہر سپہر

ہزاروں جائی اونکا نام لیتی بہی ہستی ہین
مگر یہہ لیوا عبادت ہی قیام محفل مولد

جواب امیر

ہزاروں بار اوٹہیں بیٹہیں تو شاید جلکی مرجاؤ
جو ایک ہی تمپر آفت ہی قیام محفل مولد

اوٹہیں ہم سر کی بل ہر بار اگر لکہدو مدلل تم
اگر یوں ہو تو جلت ہی قیام محفل مولد

نہ لکہوگی قیامت تک تمہارے اصل ہی معلوم
کہ بس تمکو عداوت ہی قیام محفل مولد

صدای فقیر در قہر سپہر

نہ تہا تعظیم کا اوٹہنا کسیکا آپکو مرغوب
تو کب تعظیم حضرت ہی قیام محفل مولد

جواب امیر

صحابہ ہی کہڑا ہونا ہی تعظیم ثابت ہے
تو بس تعظیم حضرت ہی قیام محفل مولد

فقیر بینوا ہی اب تیری تقریر ہی سمجہا
امیر آداب حضرت ہی قیام محفل مولد

ہدیۂ ششم چاپی خطائی کی گرماگرم ہیا لیان فقر کوپلانا

یعنی یہہ تنبیہہ کہ جہوٹا دعوی شیدائی سنت کا خطا ہی صدائی

فقیر درحربہ فقیر

ہمکو بدعت سی بس عداوت ہے	ہم ہین شیدائی سنتِ احمد

جواب بمبیر

اپنے موہنہ بنتے ہین میان مٹہو	ہم ہین شیدائی سنتِ احمد
دیکہنا انکا موہنہ جو کہتی ہین	ہم ہین شیدائی سنتِ احمد
تم کرو حنا ص ہم نکرتے ہون	کون سی ہین وہ سنتِ احمد
ہان مگر دعوتین اوڑا کے کہو	ہم ہین شیدائی سنت احمد
سنتون سے تمہاری فرقہ کی	حق بجائی بہ برکتِ احمد
کہتی ہین مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو بہائی بڑا	جہوٹی بہائی ہین اُمّتِ احمد
باپ بیٹو نکے دادا پوتو نکے	سب کی بہائی ہین حضرتِ احمد
کی مساوات سب نے اب حاصل	ولسی کہوئی ہی عظمتِ احمد
خاتم الانبیا بنائے سات	نہین کچہہ خاص حضرتِ احمد
اور ہو سکتے ہین بہت ایسی	نہین بیمثل خلقتِ احمد
مشرک اور بدعتی بنا او وسی	دی جو تعظیم حضرتِ احمد
مرکے اِن سنتون پہ کہتے ہو	ہم ہین شیدائی سنتِ احمد
سنتین یہہ تمہارے تمکو نصیب	ہم ہون اور ہو اطاعتِ احمد
مال کہا کہا گی کیونا ہوئی موٹی	گر ہو شیدائی سنتِ احمد
نفس کا غرہ کب کیا ہی جہاد	گر ہو شیدائی سنتِ احمد
اہل مولد سے لڑکے مرنے کو	ہی شیدائی سنتِ احمد

یا تو سوچی ہین کب تجھ یہ ہین — گر ہو شیدائی سنت احمد

حب دنیا بہی کہوئی ہے دلسی — گر ہو شیدائی سنت احمد

کیون دل آزار بدزبان ہو تم — گر ہو شیدائی سنت احمد

لعن اور طعن کر کے سمجھانا — تھی نہ ہر گز یہ سنت احمد ؛

کہو اور اُنکو بدعتی مشرک — خود ہو شیدائی سنت احمد

چاہو تا دعوی نکیچو ہو سکے پھر — ہم ہین شیدائی سنت احمد

اہل سنی ہی وہ امیر کہ جو — کری دلسی اطاعت احمد ؛

صدای فقیر در قہر سپہر

حوض کوثر سے ہانکی جائینگی ؛ — بدعتی پیش حضرت احمد

جواب امیر

بدعتی وہ ہین جو کہ ہون بددین — ناقضان شریعت احمد

بی ادب خود ہون اور کرین سبکو — منع تعظیم حضرت احمد

وہی کوثر سے ہانکی جائینگے — ہو گی مقہور شدت احمد

یہ نہین ہی جیسی کرو تم رد — ہو وہی رد حضرت احمد

رافضی سنیون کو کہتے ہین — بدعتی شترا امت احمد

نا مقلد کہین کہ ہی تقلید — بدعت اور شرک ملت احمد

تمکو بہی کہہ رہین مینا اکثر لوگ — بدعتی ضد سنت احمد

چہوڑ دو تم یہ قیل وقال ذرا — دلمین سیکھو عدالت احمد

نہین مولد مین کچھ بہی اسکی سوا — شکر مولی ولادت احمد

اور کہڑا ہو کے پڑھنا مدح وسلام — پھر اظہار شوکت احمد

کچھ نہین اسمین شرع ودین کا خلاف — ہے یہ بس محبت احمد

ہوگی حشر مین کل محبون پر شہ
اور اعداء دین پر ہوسگے
ہوگا اوس روز سبکو روشن صاف
ہانکا جاتا ہی کون کوثر سے
ہونگی جنت مین لطف و مہر و امیر

رحمۃ اللہ و رحمت احمد
لعنت اللہ و لعنت احمد ؐ
کسکی جانب ہی رغبت احمد
کسکی ساقی ہین حضرت احمد
بطفیل محبت احمد

ہدایہ ہفتم شیشہ الات کی زینت اور شموع و قنادیل کی کثرت فقیر کو سیر کرانا اور اوسکی روشنی مین جواہر زواہر نصایح آبدار کا دکہانا

صدای ہفتم در حریہ فقیر

یہہ نقل خلوت ام رسول حق جلوت مین
بڑی گستاخ ہین یہ سب عاملان محفل مولد

جواب امیر

ای نادان یہہ نقل خلوت نہین یہہ ذکر ولادت شریف ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی خود یہہ ذکر اپنی زبان مبارک سی مجلس صحابہ مین بیان فرمایا ورؤیا امی التی رات حین وضعتنی وقد خرج لہا نور اضاء لہا منہ قصور الشام۔ یہہ ٹکڑا ایک حدیث کا ہی جسمین آپ نی اپنی اولیت اور افضلیت کا بیان فرمایا ہی

یہانتک کہ آپ فرماتی ہین دیکہا میری والدہ نی ایک واقعہ جب جنا مجکو او نکلا ایک نور جسی چمک گئی محل یعنی مکانات عالی ملک شام کی یہہ مشکوہ کی باب الفضائل مین ہی اب دیکہو یہہ خلوت کا بیان یعنی جنا مجکو میری ماں نی خود رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا ہی مجلس صحابہ مین اور روایت کیا اس حدیث کو حضرت امام احمد نی اور بزار اور طبرانی نی اور بیہقی اور ابن حبان نی اور تصحیح کی اس حدیث کی ابن حبان اور حاکم نی جب صحیح حدیث سی ثابت ہوا کہ آپ نی مین وقت ولادت کا حال بیان فرمایا تو یہہ سنت ٹہرا اور جو کوئی امر سنت کو اہانت اور تحقیر سی بیان کری یہہ کفر ہی فتاوی عالمگیری مین ہی من لم یرض بسنۃ من سنن المرسلین

فقد کفر جو پسند نکری کسی پیغمبر کی سنت وہ کافر ہی اور یہہ بہی عالمگیری مین ہی کہ جو کوی یون کہے
کہ جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کہانا کہاتی تہی تو اونگلی چاٹ لیتی تہی تو اوسوقت سُنتی والا لوگون کہی کہ یہہ تو
بی ادبی ہی یعنی تمیز کی بات نہین تو وہ کافر ہوجاتا ہے اب دیکہو فقیر نی اس مقام پر بیان کرنی کی علی الخلوت مین عیب
لگاتا ہی اور وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سی ثابت ہے بلکہ خدای تعالی نی سی قران مین ثابت ہی چنانچہ ابہی ہم ذکر
کرینگی پس فتوی عالمگیری کی بہر داتین فقیر پر چل جاوینگی ہم بکمال افسوس کرتی ہین ان نادانون پر
کہ محفل مولد شریف کی مذمت مین خطرہ سلب ایمان ہین دیں انا للہ وانا الیہ راجعون اور یہہ نہین جانتے
کہ اس قسم کی اذکار قران شریف مین بہی ہین حضرت مریم کو جب حمل رہا اوسکا بیان یہہ ہی فحملتہ
ہہا فنفخنا فیہ من روحنا دیکہو شاہ ولی اللہ صاحب تم لوگونکی مسلم الثبوت اس ایت کا ترجمہ فارسی زبان
مین لکہتی ہین مریم نگاہداشت فرج خود را پس دمیدیم در فرج او خود را اسکا حاشیہ شاہ ولی اللہ صاحب
لکہتی ہین کہ فرج سی یہان مراد رحم ہی یعنی رحم مریم مین روح عیسی علیہ السلام کی ہمنی ڈالدی تہی اب
دیکہئی یہہ تو بیان حمل ہی اب ولادت کی وقت دردزہ کا بیان سنئی سورہ مریم مین ہی فاجاءہا المخاض
الی جذع النخلۃ شاہ عبد القادر صاحب ترجمہ ہندی فرماتی ہین پہر لی آیا اوسکو یعنی مریم کو جننی کا درد ایک
کہجور کی جڑ مین انتہی اس سی بہی زیادہ یہہ بات ہی کہ حضرت حوا جو سب کی والدہ ماجدہ ہین اونکی صحبت
کرنی اور حمل رہجانی کا ذکر قران شریف کی سورہ اعراف مین ہی فلما تغشہا حملت حملا خفیفا فمرت بہ
فلما اثقلت دعوا اللہ صاحب مشکوۃ نی تفسیر معالم مین لکہا ہی کہ جماعت مفسرین کی مثل ابن عباس
اور مجاہد اور سعید بن مسیب وغیرہ اسپر گئی ہین کہ یہہ آیت آدم اور حوا کی بیان مین ہی معنی یہہ ہین بطور
خلاصہ کہ جب صحبت کی آدم نی حوا سی تو اوسکو حمل رہگیا شروع مین بوجہہ ہلکا تہا چلتی پہرتی رہی ہے
جب بوجہل ہو گئی پکارا دونون میان بی بی نی اللہ کو الی آخرہ تو حضرت سلامت جو اذکار قران
شریف مین اور حدیث شریف مین آچکی ہین اونکی بیان کو جو شخص عار اور شرم سمجہی ہرگز اوسکا
ایمان قایم نہین رہتا گویا یہہ دہبا لگاتا ہی اللہ کو اور رسول کو جیسا سلف کی اولاد اکابر مین نکاح
ثانی عورتوں کا ہوا ہی اب اگر اوسکو کوی شخص ننگ اور عار اور ہتک سمجہی تو اوسکی حق مین

جو تم چڑہاتی ہو اپنی اوپر ہی اس امر مین بہی وہی حکم چڑہاؤ ہاہی افسوس اتامرون الناس بالبر و تنسون انفسکم فقیر نی جو اس شعر مین محض بیان ولادت کو گستاخی ٹہرایا اور عیب لگایا ہی تو اوسپر خطرہ تکفیر کا قایم ہو گیا اگر کوئی رفیق اوسکا یون عذر کرے کہ قیام کی ساتہہ جو اس ذکر کو پڑہتی ہین اس سبب سے اسکو گستاخ ٹہرایا ہوگا جواب اوسکا یہہ ہی کہ شعر ہمنی پورا لکہدیا اسکی مبتدا خبر پورا جملہ موجود ہی ہمکو بتاؤ اسمین قیام کا کہان ذکر ہی بلکہ اس ساری غزل کو حرف بہ حرف مین پڑہ دیکہو اس تمام غزل مین قیام کا ذکر ہرگز نہین صرف بیان ولادت کو عیب لگا رہا ہی اور اگر تمہاری توجیہہ اوسکی طرف سی مان بہی لین کہ وہ اس ذکر ولادت کو جو حالت قیام مین ہوتا ہے اوسکو عیب لگاتا ہے تو یہہ تقریر بہی حکم فتاوی عالمگیری کا اوس سی ٹلا نہین سکتی اسلئی کہ یہہ اذکار حمل اور ولادت وغیرہ کے حالت قیام مین بہی تو شرع شریف مین وارد ہی یعنی تمام حفاظ اور قراء عرب اور عجم تراویح مین قران پڑہتی ہین تو وہ آیات مذکورہ بالا حضرت مریم اور حوا کی بیان کی برابر حالت قیام مین پڑہتی ہین تو حالت قیام مین بہی پڑہنا ایسی حکایات اور قصص کا امر شرعی ثابت الاصل ہی گستاخی اور عیب کے بات نہین اور جو شخص کسی حکم ثابت الاصل کو عیب لگاتا ہی وہ کافر ہو جاتا ہی تو جو کوئی اسکو عیب لگائے جائے تو پہلے اپنا ایمان بچائے بعد ازان اصحاب مولد شریف پر یہہ بہلائی اسوقت تو وہی بات مومن خان کی راست آگئی ہے مین الزام اونکو دیتا تہا قصور اپنا نکل آیا

شعر اقتدار پر ببار

ولادت اپکی بس ہو چکی ایکبار عالم مین
جو کہتی ہو شبانہ روز پیدا ہوئی حضرت
وہ پیغمبر ہماری ہین جو پیدا ہو چکی ایکبار
کہ جسکو دمبدم تم آپ پیدا کرتی ہو ہر روز

بڑی جہوٹی ہو اے اہل بیان محفل مولد
یہہ کذب و افترای وارثان محفل مولد
وہ مرسل ہی تمہارا کوئی جاہل محفل مولد
بڑی دشمن ہو تم اے دوستان محفل مولد

جواب امیر

اصحاب کب کہتے ہین کہ اب حضرت پیدا ہوی وہ لوگ تو جسوقت ذکر ولادت شریف پڑہتی ہین سب حال ذکر ماہ و سال اور روز اور وقت کا بیان کر دیتی ہین چونکہ منکران محفل میلاد جہوٹی باتین بنا کر

ناحق تہمت اصحاب مولد کی کلام و تحریر و فعل و عقائد پر کیا کرتی ہین اسلئی مجکو واجب ہوا
کہ واسطہ رفع اس مغالطہ کی چند مولد شریف کی عبارتین نقل کرون رسالہ اول
میلاد شریف سرور عالم کی یہہ عبارت ہی ولادت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیالیسوین سال
نوشیروان کی حکومت مین ہوئی فرمان بعثت عیسی علیہ السلام سی چہہ سو برس گذری تہی بروایات
مشہورہ ماہ ربیع الاول مین بارہوین تاریخ روز دوشنبہ تولد آنحضرت کا ہوا رسالہ دوم
مولد شریف مصنفہ غلام امام شہید کی یہہ عبارت ہی بارہوین تاریخ ربیع الاول کی دوشنبہ کی دن
وقت صبح صادق بعد چہہ ہزار سات سو پچاس برس زمانہ آدم علیہ السلام سی حضرت احمد مجتبی
محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم نی ظہور اجلال فرمایا رسالہ سوم مولد شریف جدید مین صوفی
کی عبارت یہہ ہی الحاصل بارہوین ربیع الاول کو دوشنبہ کی دن صبح صادق کو شمع شبستان
قدم جلوہ افروز کاشانہ حدوث ہوا رسالہ چہارم مولوی سلامت اللہ صاحب مرحوم مولد شریف
مسمی خدا کی رحمت مین فرماتی ہین بارہوین تاریخ ربیع الاول کی صبح صادق کی وقت پیر کی دن
حضرت پیدا ہوئی اور اسیطرح مولد شریف راحۃ القلوب اور مولد شریف بہار جنت مین ہی جسکو مولف
انوار ساطعہ و دافع الاوہام یعنی مخدومنا مولٰنا مولوی عبد السمیع صاحب لازال با المجد والاکرام نی تالیف
فرمایا ہی اوران دونون رسالون نی کثرت سی محبین رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم مین رواج پایا
ہی غرض کہ ان رسائل میلاد شریف کو سب کوئی عالم و غیر عالم بالضرور دیکہا ہین اور سنین کہ سب مین
یہہ لکہا ہی کہ فلان وقت و ماہ و سال و روز مین حضور پیدا ہوئی پہر جب وہ خود عبارتین بسر اجلاس
محفل مین پڑہتی ہین خدا سمجہی ان معاندان غلیظ القلب کو جو یہہ تہمت لگاوین کہ اصحاب محفل
میلاد یون کہا کرتی ہین کہ اب حضرت پیدا ہوئی اور اگر فقیر یہہ بیان کری کہ رسائل میلاد شریف مین تو
ہرگز اسکا بیان نہین لیکن بعض شاعرونکی قصائد میں الفاظ سی ہین جیسا کہ دیوان ... مین ہی
ع آج وہ شمس الضحی شمس الضحی پیدا ہوئی ہی تو اس صورت مین البتہ فقیر کو کذاب و مفتری
تو نہ کہینگی بلکہ یہہ کہینگی کہ فقیر بڑا غبی اور کم فہم ہی کہ اشعار قصائد سی یہہ مطلب سمجہا حالانکہ

شعرا انکی اشعار اس بنا پر لکھی ہین جسروز آنحضرت پیدا ہوئی تو ہاتف غیبی یہہ ندا دیتی تھی کہ آج نبی مختار
مصطفی پیدا ہوئی ہے تو الت البشری الہواتف ان قد ولد المصطفی وحق الہنا اپنی تو وہ اشعار گویا
زبان ہواتف کا ترجمہ ہوتا ہی چنانچہ خود لطف بیان کرتا ہی ع حاجیو نکو ہاتف غیبی یہہ دیتا ہی ندا کہ خوشی ہو خوش
ہو شافع روز جزا پیدا ہوئی پس لفظ آج سی مراد وہی پیدا ہونا اوسی دنکا ہی نہ اسوقت کہ جسوقت ان شاعرونکی
شعر پڑھی جاتی ہین محفل میلاد مین یا غیر محفل مین دیکھو اس محاورہ کی مثال ہم خاص قران شریف سی سب صاحبونکو سمجہاتی ہین
حق سبحانہ فرماتا ہی سورہ یس مین الیوم نختم علی افواہہم وتکلمنا ایدیہم عربی مین الیوم اور فارسی مین
امروز اور ہندی مین آج ایک معنی ہین شاہ ولی اللہ صاحب اس آیت کا ترجمہ لکھتی ہین امروز مہر نہیم بر دہان ایشان وسخن گوید با ما
دستہای ایشان اور اونکی بیٹی شاہ عبد القادر صاحب ترجمہ ہندی اس آیت کا لکھتی ہین آج ہم مہر کردینگی انکی منہہ پر اور بولینگی ہمسی
اونکی ہاتھ اب سب صاحب خیال فرماوین کہ جسروز یہہ آیت نازل ہوئی ہی اوس روز تو کفار کی منہہ پر مہرین لگا کر اونکی ہاتھ
پاؤن سی اعمال نہین پوچھی گئی اور سلف گذشتہ تمام ہی ہو چکی بلکہ تیرہ سو برس گذر چکی اب تک مہرین نہین لگین قیامت کو لگین گی اس
مقام پر سورہ یس مین اوپر سی قیامت کا ذکر ہو رہا تہا اللہ تعالی نی اسکو کالمشاہد الموجود قرار دیکر فرمادیا کہ آج ہم
مہر لگا دینگی یعنی قیامت کو پس وہ جو کسی شاعر کی اشعار دیوانون مین ہین جنمین لفظ آج واقع ہی وہ ایسی موقع مین پڑہنی کی لیی
تالیف ہوئی ہین کہ جسوقت ذکر ولادت شریف کا ہو کر آپکا نور کرامت ظہور عالم قدم مین نہایت تک کہ ربیع الاول مین رونق
افروز عالم ہوا یعنی آپ پیدا ہوا اس موقع پر بعض شعرا پڑہتی ہین ع آج وہ شمس الضحی شمس الضحی پیدا ہوئی
تو اس آج سی وہی روز ولادت شریف جسکو تیرہ سو برس سی زیادہ گذر گیا مراد ہی شاعر نی اوسی روز مخصوص مذکور کو
کالمشاہد الموجود قرار دیکر ساتہہ لفظ آج کی تعبیر کیا جیسا اللہ تعالی نی قیامت کی دن کو کالمشاہد الموجود قرار دیکر فرمایا کہ آج مہر
لگا دینگی تو اوس آج سی اوس دن نزول کا مراد ہی نہ وقت قرات کا مراد ہی کہ حفاظ اور قراء جسوقت اس آیت کو پڑہ رہی ہین پس اسیطرح
یہان ہی ان اشعار مین لفظ آج مراد وہ وقت نہین کہ جسوقت مولود خوان پڑہ رہی ہین بلکہ اصل روز ولادت مراد ہی دلیل اسپر یہہ
بس ہی کہ ہم عبارتین رسائل میلاد کی نقل کر چکی کہ سب صراحۃ اور نصا ایسی مرو نہین لکھتی ہین اور مجمع عام کو سناتی ہین کہ آپ فلان
روز وفلان سال وفلان وقت مین پیدا ہوئی دوسری دلیل یہہ ہی کہ حضرت کی ولادت باسعادت کو بی بی آمنہ سی ماین
کرتی ہین اور یہہ کہ اوسوقت حورین جلوہ گر تہین اور آسیہ اور مریم موجود تہین حالانکہ محفل میلاد مین نہ حضرت آمنہ تشریف فرما ہین

اوراد ادعیہ وغیرہ موجود ہین تو معلوم ہوا آج سے وہی رات مرادی جسمین سبب ایجاد عالم وجود مین جلوہ گر ہوئی افسوس ان جاہلی دغاباز مفتیون بطال کی حال کہ کیسا افترا ناحق کرتی ہین بیشتر بی فضیلت ہی کہ محفل مولد شریف نعت مین جسوقت معراج شریف کا بیان آتا ہی یہ اشعار بہی پڑہتی ہین جو دفتر نعت مصنفہ مولانا حامد مرحوم مین ہے

آگی رکہین گے قدم سرور دین آجکی رات	جو متنا تا زمین سی عرش برین آجکی رات
کچہہ دنی اور فتدلی کی نہ معنی پوچہو	ہوگئی طالب و مطلوب قرین آجکی رات
خلعت خاص جو بہیجا ہی خدا نی اونکو	بر مین رکہہ لائی ہین جبریل امین آجکی رات

اور ایک اور شاعر صادق متخلص بہ عاشق لکہتا ہی بہت تونکی اشعار مین سے ؎ خدا نما یہ وہ رخ سی اوٹہاتا ہے آج ؛ محمد کو جلوہ دکہاتا ہی آج ؛ خبر آمد شاہ لولاک کی ؛ فرشتونکو خالق سناتا ہی آج ؛ اور شاعر وقتی دہلوی یون لکہتا ہی ؎ کہون تمسی کیا مین کہ کیا آج ہی ؛ محمد کو قرب دنی آج ہی ؛ عجب رتبہ صلی علی آج ہی ؛ خدا طالب مصطفی آج ہی ؛ اب ارباب انصاف ہماری ان باتونکو خوب خیال فرماوین کہ ان شاعرون نے ہرگز ہرگز یہ سمجہکر نہین لکہا کہ جسدن یہ اشعار ہمارے پڑہی جاینگے یا پڑہا کرینگے اوسیوقت حضرتکو معراج ہوجایا کریگی خواہ دنکو پڑہین یا راتکو محفلمین یا غیر محفل مین اور جسقدر سامعین ہین وہ یہ نہین سمجہتی کہ اسوقت معراج ہورہی ہے بلکہ سب یہی جانتی ہین کہ شاعرنی اوسی راتکو کہ جسمین معراج ہوگئی ہی ساتہ لفظ آج کی تعبیر کیا ہی پس اسیطرح وہ اشعار ہی جن شاعرون نے تصنیف کئی ہین ؎ آج وہ نجم الہدی پیدا ہوی ؛ اونکی یہ غرض نہین کہ ہمارے اشعار جسوقت کوئی پڑہ دیا کریگا دنکو یا رات کو یا صبح کو یا شام کو محفل مین یا غیر محفلمین تو اوسوقت معاذ اللہ ہمارا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوجایا کرینگی بلکہ قاریان اشعار اور سب سامعین صغار و کبار یہی سمجہتی ہین کہ ان اشعار مین لفظ آج سی وہی روز مخصوص حضور کی ولادت باسعادت کا مراد ہے صلی اللہ علیہ وسلم اور تمام شعرا کا قاعدہ ہے کہ حادثہ گذشتہ کو اسطرح بیان کرتی ہین گویا اب ہو رہا ہی یہ اونکی غایت بلاغت اور فصاحت شمار کیجاتی ہے چنانچہ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی شان بہادری و جرأت کہ میدان مین تشریف آوری کا بیان جو ایک بڑی شاعر مسلم الثبوت نے کیا ہی اسطرح ہے ؎ شیر کی آمد ہی کہ رن کانپ رہا ہی ؛ رن ایکطرف چرخ کہن کانپ رہا ہی ؛ رستم کا بدن زیر کفن کانپ رہا ہی ؛ ہر قصر سلاطین زمن کانپ رہا ہی ؛ دیکہو شاعر کی مراد یہ نہین کہ جسوقت یہ شعر کوئی پڑہا کریگا اوسیوقت آمد حضرت حسین کی ہوجایا کریگی بلکہ شاعرنی اوسیوقت گذری ہوئی کو ان الفاظ سی تعبیر کیا ہی کہ جب حضرت حسین میدان مین آئی تہی اور سامعین بہی

سمجھتے ہین جسکو ہم محاورہ زبان ہند اور نیز محاورہ قرآن شریف سے اور عبارات رسائل میلاد سے بخوبی اصل مطلب جسکو سمجھنا چاہیے اب بہی اگر منکر نسمجھی تو اوسکو خدا سمجھی ہمکو مغالطہ کا جواب دینا اور امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو ہوشیار کرنا تہا کرچکی وما علی الرسول الا البلاغ باشد و بس ٭ ہائی افسوس یہ ظالم بہتان باندہنی والی ذرا اللہ سی نہین ڈرتی کہ منہ پر اور موہنہ جہوٹ بولتی ہین تہمت لگاتی ہین کہ یہ اعتقاد رکہتی ہین ہر محفل مین کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اب پیدا ہوے حالانکہ ہمیشہ اہل سنت والجماعت اسکا انکار کرتی رہتی ہین چنانچہ غایۃ المرام مطبوعہ کلان کو جو چھپ چکا ہے چہپی ہوئی ہی اوسمین صفحہ ۴۰ پر لکہا ہے کہ یہ افترا اور بہتان ہی کوئی مسلمان یہ اعتقاد نہین رکہتا ہے کہ اسیوقت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئے انتہی افسوس جواب پاتی ہین اور پہر مغالطہ دیتی اور عوام کی بہکانیکو وہی اعتراض لگاتی جاتی ہین بڑی کم فہم اور گمراہ ہین خدا انکو ہدایت کری اور یہ جو فقیر نی لکہا ہی کہ اپنی رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو معدوم پیدا کرتی ہو ادنی ادنی آدمی ان پڑہی گنوار اور اشراف سب سمجھ لینگی کہ ایسی کلمہ شرک و بیباک گستاخی سے پہر کا ایمان قایم رہا یا نہ رہا اسلیے اسمین ہم کچہہ نہین کہتی اللہ تعالی اوپر چہوڑتی ہین وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون

اشعار

جو شیطان ہین نہ آئینگی میان محفل مولد
شہاب افشان ہین انوار میان محفل مولد

اگر منکر کہین حضرت تو پیدا ہو چکی اکبار
جواب اوسکا یہ دیوینگی بانیان محفل مولد

ہی قرآن اکبار اوترا تلاوت تا قیامت ہے
قیامت تک ہی یونہی ہی شان محفل مولد

ہوی معراج اکبار اوسکا چرچا حشر تک ہوگا
یونہی محشر تلک ہوگا [illegible] ان محفل مولد

سدا کرتی رہنگی ہم سرور مولد حضرت
سدا اہل [illegible] رہنگی منکر ان محفل مولد

گہٹائی جائینگی وہ شان میلاد رسول اللہ
بڑہائی جائینگی ہم [illegible] ان محفل مولد

حبیب آیتا ذکر مولد بہی تو پڑہتی صلوٰۃ [illegible]
درود و مدح او [illegible] ان محفل مولد

سب آپ کی جان تمین او شکر [illegible] اوسکو استان
قیام محفل مولد ہی [illegible] ان محفل مولد

حصول کام دل ہی مغفرت ہم [illegible]
کیا ہی [illegible] ان محفل مولد

مزا ہوتا جو ہوتی حضرت فاروق عادل آج ٹہری درونسی پٹتی طاغیان محفل مولد

وہ جب فرماتی احداث حسن کو نعمت البدعہ تو گرتی پڑتی سب اتی ہیان محفل مولد

جہان دو چار دری لگتی جہکی چہوٹتی سبکی یہہ بکنا بہولتی سب بدزبان محفل مولد

عمر کا تو کہان اب ڈر لیکن کاش تم ہی ہین خدا ہیہ بی ادب بولین میان محفل مولد

تو پہر دیکہو کہ یار یجاتی ہین گستاخ کیا کیا کچھ کرین سب توبہ توبہ باغیان محفل مولد

یہ تہمت ہا ہمیہ تم پیدا نبی کو کرتے ہو ہر روز ہو کالا منہ تمہارا طاغیان محفل مولد

یہ گستاخی کہ پیغمبر کو پیدا کرتی ہو ہر روز عبث ایمان کہو یا دشمنان محفل مولد

ہوئی جاتی ہی پار اعدا کی دلمین تیر کی صورت میری نوک قلم سمجہو سنان محفل مولد

امیر ایسا جما یارنگ توڑنی بزم مولد کا کہ سنکر دنگ ہین سب منکران محفل مولد

ہدیہ ہشتم ہیولونکا ہار نہایت آبدار جسپر موتیونکی مالا ہی نثار ہو تحفہ مولد شریف فقیر کو دینا یعنی جواب اوسکی اعتراض کا اوسکو سنانا قصداً ای فقیر

درحربہ فقیر

ہی زمانہ مین کہین مولد تو پردہ کہی حرمت سب ہین نظارونکی شاغل محفل میلاد مین

جواب امیر

بعض واعظ جو کیا کرتی ہین تثبیت ہین شنکار لاتی ہین ایسی دلایل محفل میلاد مین

کرتی رہتی ہین زنانہ وعظ ایسی جو تاک جہانک یہی سمجہی وہ فضائل محفل میلاد مین

واعظان کہ ہین جلوہ بر محراب و منبر میکنند کب مین اونکی سی شمایل محفل میلاد مین

چون بخلوت می روند آنکار دیگر میکنند یہہ نہین طرز و خصایل محفل میلاد مین

جب پتی کی راہ کی کیسا نگون بلیٹہا فقیر کہکی کہلوائی رزایل محفل میلاد مین

مخمس منیر

اتی ہین ہنکھو نسی قدسی خرچ سی لی تا زمین ہوتی ہین جبریل نازل محفل میلاد مین

صدای فقیر در قہر سپہر

تجھکو ہی دعوا خدائی کا جو تیری حکم سے ... ہوتی ہین جبریل نازل محفل میلاد مین

جواب امیر

ہی روایت ذکر کی مجلس مین آتی ہین ملک ... کیون نہو پہر اونکی منزل محفل میلاد مین
اس بنا پر مصرعی لکہا ملایک ہوتی ہین ... عالم بالا سے نازل محفل میلاد مین
بعد ازان یہ صنعت ایہام مین لکہا کلام ... ہوتی ہین جبریل نازل محفل میلاد مین
معنی عبد اللہ ہین جبریل کی ای بی ہنر ... ہوتی عبد اللہ ہین نازل محفل میلاد مین
صنعت شعری سی معنای لغت سی بی خبر ... طعنے پہر دیتا ہی جاہل محفل میلاد مین

صدای فقیر در قہر سپہر

وہان ہجوم اہل امیو نکا ہر طرف سی کیون نہو ... خوشنوا امرد ہین داخل محفل میلاد مین
کرچکی ہین فاحشات امردسی حاصل دعا ... ہوچکا ہی عشق حاصل محفل میلاد مین

جواب امیر

مدح شہنشاہ دہونا شوق ہی پڑہنا درود ... ہوگئے تم سب سے غافل محفل میلاد مین
کچھ نظر آیا نہ خبث نفس و شیطانکی سوا ... تمکو ہی شیطان حاصل محفل میلاد مین
فحش باطل بک کے ناحق اپنا منہہ گندہ کیا ... کب ہی شیطانونکی منزل محفل میلاد مین
کرتی ہونگی جو زنانے وعظ مین سمجھی وہی ... ہوچکا ہی عشق حاصل محفل میلاد مین

مہر منیر

لطف اگر ہوتا تو لیا کیا دیکھتا تو ای سفیہ ... مہر سے ہے اب مقابل محفل میلاد مین

صدای فقیر در قہر سپہر

مر گیا لطف کثیف اب مہر پر آیا کسوف ... پڑ گیا اندہیر کامل محفل میلاد مین
مہر پر ہی آگئی تکو قہر آسمان ... خاک ہوئیگا مقابل محفل میلاد مین

دنیا مین جنکو مولد احمدؐ کا ہی فراق ق — احمد شفیع اونکا بروز شمار ہے
قرآن ہی حدیث ہی اجماع اور قیاس — ہم سنیّون کا ہیر اوسی پہ مدار ہے
صوم وصلوٰۃ کلمہ طیّب زکوٰۃ وحج — ہر ایک یہ فریضہ پروردگار ہے
ڈاڑہی منڈانا کرنا سدا ناچ راگ ورنگ — کسنی کہا ہی تجہسی کہ مسنون کار ہے
مرشد کا ڈہیر پوجنا یا ڈہولک اور ستار — مولد مین کس دلیل سی کرتا شمار ہے
مولد مین آ گیا اگر انمین سی کوئی شخص — یہ محفل اونکی آنی سی کیون عیب دار ہے
کیا مسجدونمین آتی نہین ایسی ایسی لوگ — جنکو شمار کرتا بہت بدشعار ہے
توبہ کی شرط کرلی تو دکہلاوین ہم تجہے ق — حاضر وہان ہین جنکو سمجہتا تو خوار ہے
دکہلاوین خاص خاص مع دہلی مین آنکر — پہر ریشمی لباس پہنہ نیچی ازار ہے
ڈاڑہی مُنڈی ہوئی ہی موچہین بڑہی ہوے — پہر راشی اہلکار ہی یہ سودخوار ہے
مسجد کا جانا جمعہ کو بہر چہوڑی فرض و — وہان بہی تو ہی ہین جنسی کہ مولد کا عار ہے
پہر جانا عیدگاہ کا بہی ترک کیجیو — وہ بہی تو عام جانی شرار وخیار ہے
چہوڑی نہ جانا وہانکا تو مولد کو بہی تو چہوڑ — یہ جان ہر چمن مین جہان گل ہی خار ہے
محفل کی ڈاڑہی مونچہ پہ کرتا ہی کیون نظر — سن اونکا ذکر خیر تجہی جن سی کار ہے
گُل کی اگر بہار تجہی دیکہنی سے دیکہہ — کیا کام تجہکو خار سی گر عیب دار ہے
تحقیر کی نظر سی بہی ہر اک کو تو نہ دیکہہ — کیا جانی تو کہ گرد مین نہان سوار ہے
اپنی نماز روزہ پہ بہی کبہی مت غرور — مقبولیت کا ختم پہ ٹہیرا مدار ہے
سمجہا چکی فقیر کو ہم سب کچہ ای امیر — اب مانی یا نمانی اوسی اختیار ہے

فقیر کا پانچا حافظ عبدالرحمن بہی کچہہ تحفہ نذر مجلس میلاد تشریف لایا ہی اگرچہ
اوس کو بہی آٹہہ قسم کا تبرک دیا جاتا ہے ۔ تبرک اول
ان دونون باب بیٹو نکی موتہہ سی بڈیون اور پہاندہون کا بہت نام جاری ہی معلوم نہین کس قسم کا

باہم خفیہ لگاوہی جوبات باتین الٹی کی بادگاری کا باپ بیٹی دونون بیچ کہتی ہین کیا رنڈیون بہانڈون کے گہر بہی پیغمبر آتی ہین چند
مقام پر فقیر نی یہہ الفاظ لکہی ہین اب ہر مقام مین سبکا جواب ایک حکم ہے دیاجاتا ہی حقتعالی نی فرمایاہی

اُجِیْبُ دَعْوَۃَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ مین قبول کرتا ہون پکار دعا کرنیوالی کی جب دعا کرے اب
یہہ فرقہ گستاخ اسپر بہی اعتراض کرین کہ اگر بہانڈ اور رنڈیان اپنی حرام روزی یا کسی آشنا حرامی کی
ملنی کی دعا کرین کیا وہ بہی خدا قبول کریگا اور بخاری کی روایت ہی کہ ہر شب کو اللہ ثلث اخیر مین فرماتا
ہے مَنْ یَّسْئَلُنِیْ فَاُعْطِیَہٗ کون ہی جو مجہسے سوال کری تا دون مین اوسکو اسپر اعتراض کرین
منکر کہ اگر پچہلی رات کو رنڈی مانگنی لگی کہ ایا اللہ کوئی داتا سخی میرے پاس بہیجدی کیا اوسکو بہی خدا
پورا کریگا تو جواب اس آیت کا اور حدیث کا بہی دیاجاویگا کہ اللہ تعالی قبول امر خیر کو کرتا ہے
اور حرام کی دعاؤن مین خیر نہین پہر اسیطرح مقید سمجہو اس مطلق کو کہ محفل مولد شریف مین روح مبارک
آتی ہے یعنی جہان مال حرام اور منت حرام نہو او تماشا ہی کہ یہہ لوگ ایسے نابلد ہین اتنا نہین سمجہتے کہ
قضیہ مہملہ قوت جزئیہ مین ہوتا ہی اصحاب محفل یہ تو نہین کہتی کہ ہر محفل مین روح مبارک آجاتی
ہے خواہ مال حرام ہو یا حلال کا اگر کسینے لکہا ہی ان لفظون سے تحکو قسم ہی خدای پاک
کے کہ پیش کرو ورنہ پہر ایسے دغا بازی اور مغالطہ اندازی کے گفتگو سے توبہ
کرو یہہ تو ضرور بعض اصحاب موالد نی لکہا ہی کہ روح مبارک آتے ہے جیسے
اللہ اور رسول کے کلام سے معلوم ہوا کہ جو کوئی اللہ تعالے سے مراد
مانگتا ہے خدا دیتا ہے تو اسسے مراد وہی دعا ہے خیر ہے تو اسی طرح روح آنے
سے مراد وہی محفل مال حرام سے پاک ہے اور تماشا یہہ کہ ہمنی بہت ملک دیکہی ہین رنڈیان
اور بہانڈ محفل کرتی نہین دیکہی مگر سنا ہی کہ بعض کسبیان کسے ملک مین کرتی ہین شاید
وہ کسی ریاضت سے اوسقدر دام حلال جمع کرلیتی ہونگی چنانچہ یہہ بات بعض ادمیون کے
زبانی تحقیق کو بہی پہنچ گئی سو اوسکا یہی اگر حساب کرو اور تمام عرب اور روم اور شام اور ممالک
مصری اور ہندوستان کی بڑی بڑی شہرون اور تیز قصبات و دیہات کی محفلین شمار کرو

تو شاید کوڑ مغفلو نمین ایک محفل کسی کسی کے نکلیگے تو یہہ کیا قباحت اور دیانت کے بات ہی کہ سب پہلی مانسون کو چہوڑ کر رنڈیون اور بہانڈون کا نام بار بار لیتا ہم کو تو انکا نام لینا بہی زبان پر عار ہی اسیواسطی اون سب مقامات کا جواب جسمین فقیرنی بار بار انکے نام جہی ہین ہمنی یہان صرف ایک جگہہ لکہا ہی تاکہ ہماری زبانپر بار بار یہ لفظ بلا تہذیب آوی اور ایک اعجوبہ اور ہی یعنی اگر ایک کسبی کی محفل کرنی سی دنیا کی محفلین رد ہو جاوین تو چاہئی بعض کسبیان نماز بہی پڑہتی ہین تو سبکی نمازین رد ہو جاوین اور بعض اونین فقیر کو اللہ واسطے کہانا کہلاتی ہین تو چاہئی دنیا بہر کو خیرات کرنا منع ہو جاوی کیا اچہا لطیفہ یاد آیا ایک منچلے سے کہا گیا کہ تو کلمہ لا الہ الا اللہ پڑہ تو ہمنے جواب دیا کہ واہ صاحب یہ تو ہمنی رنڈیون اور بہانڈون سے بہی سنا ہی بہلا ہین کیونکر ایسی بات کہون جسکو رنڈیان بہی کہتی ہین سو حضرت سلامت یہی فقیر اور فقیر کی بالکی کا حال ہی کہ کیتنی بین کہ رنڈیان بہی تو مولود شریف کرتی ہین ای بہای اگر رنڈیان کلمہ طیبہ پڑہتی ہین تو وہ بہی چہوڑدوگے اس خرافات سی باز آو اور یہہ تو سمجہو کہ حدیث شریف مین سی جو ممانعت معلوم ہوتی ہی تو خاص اوس مالکی معلوم ہوتی ہی جسکو عورت خاص زناکاری کی اجرت کا ٹہیرا لیوی تو اوسکو کسبیان بہی حلال نہین سمجہتین پہر کسطرح خرچ کرتی ہونگی ایسی کام نیک مین تو جاننا چاہئی کہ اگر وہ بقدر صرف محفل ریاضت کرکے کماتی ہونگی یا اونکا کوئی باپ بہائی چچا وغیرہ پیشہ ور ہوتا ہوگا تو اوس سی لیکر صرف کرتی ہونگی اوسمین شرعا عیب نہین اور اونکی مال خرچ ہونی کا وقت بہی وہ ہوگا جسوقت شیرینی تقسیم ہوگی اوس سے پہلی تو ذکر خیر ہے اسمین قاری مولد کی زبان نعت شریف مین صرف ہو رہی ہی اور لوگونکی کان سننے مین بہانتک خیریت ہی اور ظاہر مقدرت نہین اللہ تعالی نی یہہ فرمایا ہے من یعمل مثقال ذرۃ خیرا یرہ جو کوئی ذرہ برابر نیکی کریگا وہ دیکہی گا اوسکو تو اوسوقت خاص مین کہ جب ذکر خیر ہو رہا ہے اگر اوسکی عوض مین اللہ تعالی حسب وعدہ کسیقدر نزول رحمت سی حاضران محفل کو کامیاب فرمادی کیا عجب ہی پہر جب آخر وقت تقسیم شیرینی کا آویگا اوسوقت مین جس شخص کو یقینا مال غنیمہ ظاہر ہونا معلوم ہو شیرینی سی احتراز کری۔

کہولنی مین دو پیسہ ہاتہہ آئین کیا برائی ہی خداوند کریم دین نہ بگاڑی ہماری دعا اونکی حق مین
یہہ ہی کہ اللہ تعالی اونکو گرداب ضلالت سی نکالکر ساحلِ ہدایت پہ پہنچائی اور اونکی ساتہہ اونکی سب
خانوادہ والونکو راہ راست پر لائی اور ہمارا یہہ سمجہانا اور نصیحت کرنا اور دعاے خیر
اونکے کام آے آمین یا رب العالمین ۃ

تمت